

(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لیے)



ماہنامہ

انصار اللہ

اگست 2016ء / شوال، ذیقعد 1437ھ / ظہور 1395ھ

اہل وطن کو

69 واں یوم آزادی مبارک!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اپنے ملک کے شہری ہونے کے لحاظ سے ہم احمدی.....“

ہمیشہ اپنے وطن سے کامل محبت اور وفاداری دکھائیں گے۔ ہر احمدی یہ

خواہش رکھتا ہے کہ اس کا وطن ترقی کرے۔ اور اسے ہمیشہ اس مقصد

کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب بھی ملک کو ضرورت ہو کہ اس

کے باشندے قربانیاں کریں تو جماعت احمدیہ اپنی قوم کی خاطر ہمیشہ

ایسی قربانیوں کے لئے تیار ہوگی“

مکرم داؤد احمد صاحب

ابن مکرم حاجی غلام محی الدین صاحب کراچی کوخالفین احمدیت نے 24 مئی 2016ء کو 60 سال کی عمر میں آپ کے گھر کے باہر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 27 مئی 2016ء میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”بڑے نرم مزاج، علاقے کی ہر دلچیز شخصیت تھے۔ ایماندار، نیک دل، نیک سیرت، شریف النفس انسان تھے۔ وقوعہ کے بعد تحقیق کرنے والے ادارے جب علاقے کے لوگوں سے معلومات لے رہے تھے تو ہر شخص کا یہی کہنا تھا کہ یہ شخص تو کسی سے جھگڑا نہیں کر سکتا۔ جھگڑا کرنا تو دور کی بات ہے یہ تو دوسروں کی مدد کیا کرتے تھے اور دوسروں کے کام آنے والے نیک انسان تھے۔ جماعتی خدمات میں بھی پیش پیش رہے“



مکرم ہومیوڈاکٹر حمید احمد صاحب

ابن مکرم شریف احمد صاحب انک کوخالفین احمدیت نے 4 جون 2016ء کو 63 سال کی عمر میں آپ کے گھر کے باہر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 10 جون 2016ء میں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

”شہید مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ دعوتِ الی اللہ، مہمان نوازی، ہمدردی، غریبوں کی مدد، عہدیداران کی اطاعت بڑے نمایاں وصف تھے۔ بڑے فعال داعی الی اللہ تھے۔ لازمی چندہ جات کی ادائیگی اور دیگر تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے“

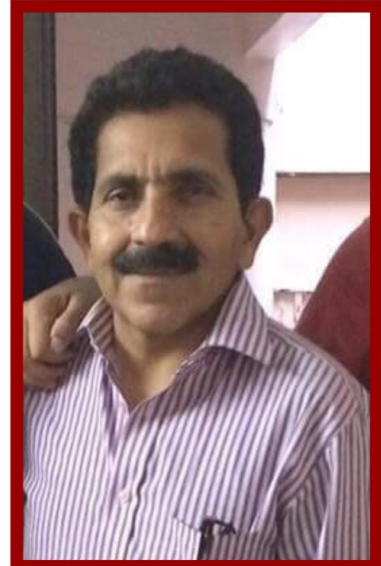


مکرم چوہدری خلیق احمد صاحب

ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب حلقہ گلزار جبری کراچی کو 20 جون 2016ء کو 49 سال کی عمر میں آپ کے کلینک میں گھس کر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 24 جون 2016ء میں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

”مرحوم نماز باجماعت کے پابند تھے۔ نوافل بھی ادا کرنے والے تھے۔ عبادات میں بڑے بڑھے ہوئے تھے۔ انتہائی ہمدرد انسان تھے۔ مستحقین کا بغیر معاوضہ کے بھی علاج کرنے والے تھے۔ بعض غیر از جماعت مریض کہتے تھے کہ آپ قادیانی ہیں آپ سے دو لینے کو دل تو نہیں کرتا لیکن کیا کریں بچوں کو شفا بھی آپ کی دوائی سے آتی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی تھے“



ماہنامہ انصار اللہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ایڈیٹر

محمود احمد اشرف

● اگست 2016ء، شوال، ذیقعدہ 1437ھ۔ ظہور 1395ء ہش ● جلد 48 شماره 8

فہرست

21	● حقوق العباد (القرآن)	4	● اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو
22	● حقوق العباد (الحديث)	4	● مانی اور روحانی قربانیوں میں انصار اللہ ترقی کریں
23	● اللَّهُ يَصْغُرُ فَإِلْمَهُمْ يُعْظَمُ (عربی معنوم کلام)	5	● جدید ٹیکنالوجی کے بچوں پر اثرات
26	● ماخطا کار و کارماست خطا (فارسی معنوم کلام)	5	● نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک
27	● وہ دین دین نہیں ہے۔۔۔ (کلام الامام)	6	● صحیح چمن میں آیا اور رسات کر گیا (نظم)
28	● وطن کے لئے امن کی دعا	7	● اچھی صحت پر قرار رکھنے کے اصول
30	● حضرت خلیفۃ المسیح کی مجلس عالمہ انصار اللہ کو ہدایات	8	● تمباکو نوشی کے نقصانات
31	● امام وقت سے وابستگی کے تین بنیادی تقاضے	13	● سب سے مقدم دعا۔ طلب صراط مستقیم
33	● درویشان قادیان کے چند ایمان افروز واقعات	16	● بلند فشار خون (ہائی بلڈ پریشر)
34	● مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی سوم 2016ء	19	● جدید ایجادات کا مفید استعمال
36	● حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیر کی عادت	20	● مجالس انصار اللہ کی مساعی

<p>مینیجر و پبلشر: عبدالمنان کوثر پریمر: طاہر مہدی انبیاز احمد و ڈاکٹر کچھوڑنگ: فرحان احمد ذکاء اشاعت: دفتر انصار اللہ دارالصدر جنوبی، ربوہ مطبع: ضیاء الاسلام پریس، چناب نگر سالانہ چندہ: 300 روپے فی پرچہ: 25 روپے</p>	<p>فون نمبر: 047-6212982 فیکس: 047-6214631 مینیجر: 0336-7700250 ویب: ansarullahpk.org ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com magazine@ansarullahpk.org maa549@hotmail.com</p>
---	--

حقوق العباد

ترجمہ: اور وہ کھانے کو، اسکی چاہت کے ہوتے ہوئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ ہم تمہیں محض اللہ کی رضا کی خاطر کھلا رہے ہیں، ہم ہرگز نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کوئی شکریہ۔ یقیناً ہم اپنے رب کی طرف سے (آنے والے) ایک تیوری چڑھائے ہوئے، نہایت سخت دن کا خوف رکھتے ہیں۔ پس اللہ نے انہیں اس دن کے شر سے بچالیا اور انہیں تازگی اور لطف عطا کئے۔ اور اس نے ان کو بسبب اس کے کہ انہوں نے صبر کیا ایک جنت اور ایک قسم کے ریشم کی جزادی۔

(سورۃ الدھر آیات: 13 تا 9)

الحديث

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے آج روزہ کس نے رکھا ہے حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ میں نے، آپؐ نے فرمایا تم میں سے جنازہ کے ساتھ کون گیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں، آپؐ نے فرمایا تم میں سے مسکین کو کھانا کس نے کھلایا حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں نے، آپؐ نے پوچھا آج کسی مریض کی عیادت کس نے کی۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ (نیکیاں) جس آدمی میں بھی جمع ہوں وہ لازماً جنت میں داخل ہوتا ہے۔

(مسلم کتاب الزکا کا باب من جمع الصدقة و اعمال البر: 1707)

لِلّٰهِ يَصْغُرُ فَالْمِيهَمِنْ يُعْظَمُ

اَلْكِبْرُ يُخْزِيْ اَهْلَهُ الْعَاثِيْ وَمَنْ ﴿١﴾ لِلّٰهِ يَصْغُرُ فَالْمِيهَمِنْ يُعْظَمُ
 تکبر تکبر کرنے والے کو رسوا کرتا ہے اور جو خدا کے لئے چھوٹا ہوتا ہے اس کو بڑا کر دیتا ہے
 يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا اَجَالَكُمْ ﴿٢﴾ اِنَّ الْمَنَآئِ لَا تُرَدُّ وَتَهْجُمُ
 اے لوگو! اپنا وقت موت یاد رکھو اور موت جب آتی ہے تو روکی نہیں جاتی اور یکدفعہ آتی ہے
 يَا اَيُّهَا النَّاسُ اغْبُوْا خَلْقَكُمْ ﴿٣﴾ تُؤْتُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ رَبُّ اَرْحَمُ
 اے لوگو! اپنے پیدا کرنے والوں کی پرستش کرو، توبہ کرو اور خدا ارحم الرحیم ہے
 اِنِّيْ اَرَى السُّنْبَاتُ مُرْبِسًا عِيَةً ﴿٤﴾ غَيْمٌ قَلِيْلٌ الْمَاءِ لَا يَتَلَوُّمُ
 میں دنیا کو دیکھتا ہوں کی جلد گزر جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا بادل ہے جس میں پانی تھوڑا ہے اور زیادہ توقف نہیں کرتا
 قاری منقولہ کلام

ماخطا کارو کار ماست خطا

کائے خدائے عظیم رازِ نہاں ﴿١﴾ کے بعلمتِ رسدِ دلِ انسان
 کہ اے عظیم خدا، پوشیدہ رازوں کے واقف، تیرے علم تک انسان کا خیال کہاں پہنچ سکتا ہے
 ماخطا کار و کار ماست خطا ﴿٢﴾ شد تبه کارِ مازِ عجلیجِ با
 ہم خطا کار ہیں اور ہمارا کام بھی غلط ہے اور ہمارا سب کام ہماری جلد بازی کی وجہ سے تباہ ہو گیا
 گریزست اینکہ سوائے تو خواند ﴿٣﴾ و ز تو بہتر کدام کس داند
 اگر یہ شخص جو ہمیں تیری طرف بلاتا ہے تیری طرف سے ہی ہے اور کون تجھ سے بہتر حقیقتِ حال کو جانتا ہے
 گنہ ما بہ بخش و چشم کھشا! ﴿٤﴾ تا نہ میرم از خلاف و ابا
 تو تو ہمارے گناہ بخش اور ہماری آنکھیں کھول تاکہ ہم مخالفت اور انکار کی حالت میں نہ مریں

وہ دین دین نہیں ہے.....

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہم سب انسان کہلاتے ہیں۔ اور ایسا ہی باعث ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں۔ اور ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔

اے ہموطنو!! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو۔ اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا۔ مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ و رت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں۔ وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اُس کا سورج اور چاند اور کئی اور ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں اور دوسری خدمات بھی بجالاتے ہیں۔ اس کی پیدا کردہ عناصر یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اُس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزوں اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ پس یہ اخلاق رہانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں“

وطن کے لئے امن کی دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”احمدی جو پاکستان میں ہیں اپنے ماحول میں بھی اس طرف توجہ کریں۔ غیروں میں بھی ان کا کچھ نہ کچھ اثر ہوتا ہے، ان کو توجہ دلائیں کہ تم لوگ یہ کس ڈگر پر چل پڑے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک ملک دینے کی صورت میں جو احسان کیا تھا جہاں تم آزادی سے رہ سکتے ہو، کیوں اس کی بربادی پر تلے ہوئے ہو۔ جو قومیں انعامات کی قدر نہیں کرتیں پھر وہ انعامات سے محروم کر دی جاتی ہیں۔“

پس جیسا کہ میں نے کہا پاکستان میں رہنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے ماحول میں اس طرف توجہ بھی دلائیں جہاں تک ان کا اثر ہے اور دعا بھی بہت کریں بلکہ دنیا کے رہنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ دعا کریں اور بہت دعا کریں۔ حالات انتہائی خطرناک ہوتے چلے جا رہے ہیں حد سے زیادہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور جو بم پھٹتے ہیں یا کولیاں چلتی ہیں یا قتل ہوتے ہیں اس کے رد عمل کے طور پر بجائے اس کے غور و فکر کر کے کوئی حل سوچا جائے، کوئی عقلمندی سے پلاننگ کی جائے، اس کی بجائے پھر مار دھاڑ، توڑ پھوڑ اور تباہی کی طرف پھر توجہ ہو جاتی ہے اور مزید تباہیاں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ درجنوں موتیں روزانہ ہو رہی ہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے۔ عوام تو عموماً شریف ہیں، زیادہ تر عوام تو اس میں ملوث نہیں ہوتے لیکن جو شرارتی طبقہ ہے، جو ملک کی تباہی کے درپے ہے اگر ان کا یہی مقدر ہے کہ ان میں عقل نہیں آتی، اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر ہے تو کم از کم پھر ان پر پکڑ جلدی آئے تاکہ یہ ملک محفوظ رہے اور شر فاء محفوظ رہیں اور بچے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس ملک میں جلد امن قائم ہو جائے“

حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کو ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اپنے دورہ ڈنمارک کے دوران مورخہ 7 مئی 2016ء کو نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کو مندرجہ ذیل ہدایات مرحمت فرمائیں۔

”حضور انور نے قائد عمومی سے مجالس کی تعداد کے حوالہ سے رپورٹ طلب فرمائی جس پر قائد عمومی نے بتایا کہ انصار اللہ کی صرف ایک مجلس ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کی تو چھ مجالس ہیں اور آپ کی صرف ایک مجلس ہے۔ اتنی سستی کیوں ہے؟ حضور انور کے دریافت فرمانے پر تجبید کے بارہ میں بتایا گیا کہ 81 ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان 81 انصار کو کس طرح سنبھالتے ہیں۔ کوئی زعمیم نہیں ہے۔ آپ کس طرح انصار سے رابطے رکھتے ہیں۔ ان کے چھوٹے یونٹ بنائیں تاکہ یہ صحیح طور پر سنبھالے جائیں اور ہر ایک سے رابطہ رہے۔ آپ کا نظام وہ ہے جو آپ کے دستور اساسی میں ہے آپ نے اس پر عمل کرتے ہوئے اپنے حلقے اور مجالس بنائی ہیں اور اس کے مطابق چلنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا انصار میں آپ کی عاملہ کے ممبرز ہیں۔ بعض کی داڑھیاں نہیں ہیں۔ چھوٹی چھوٹی داڑھیاں رکھ لیں۔“

حضور انور نے فرمایا جو پرانے احمدی یہاں آ کر آبا د ہوئے انہوں نے اپنی تعداد بڑھانے کے لئے کام نہیں کیا دوسرے غیر (ازجماعت) نے ہزار ہا کی تعداد میں اپنے لوگ بڑھائے اور اب ان کی تعداد دو لاکھ ہے اور آپ لوگ پانچ صد تک محدود رہ گئے۔ پرانے لوگ کام کرتے اور احمدیوں کو اس ملک میں لے کر آتے تو آج آپ کی بڑی تعداد ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا کہ چالیس سال کی عمر تک خدام بہت اچھا کام کرتے ہیں۔ جب انصار میں داخل ہوتے ہیں تو پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے کہ سست ہو جاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اپنے آپ کو فعال رکھیں۔ رپورٹس بھجوانے کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ذیلی تنظیموں کی رپورٹس مجھے براہ راست آنی چاہئیں۔ ذیلی تنظیمیں اپنے کام میں اور رپورٹس بھجوانے میں آزاد ہیں۔ آپ کی رپورٹ پر امیر جماعت کے دستخط کی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ سب بحیثیت فرد جماعت امیر کے ماتحت ہیں اور بحیثیت مجلس انصار اللہ آپ کی تنظیم آزاد ہے۔ بحیثیت فرد جماعت امیر آپ کو جو کام دے جو حکم دے تو وہ کریں اور اگر بحیثیت انصار اللہ کی تنظیم کے آپ کو امیر کوئی حکم دیتا ہے تو اس صورت میں مجلس انصار اللہ کا جو اپنا پروگرام طے ہے اس کے مطابق چلیں۔ اگر جماعتی پروگرام اور ذیلی تنظیم کے پروگرام میں ٹکراؤ ہو رہا ہو تو پھر جماعتی پروگرام کو اولیت ہوگی۔ ذیلی تنظیم کسی دوسرے وقت میں کر سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن میں، انصار اللہ کا باقاعدہ شعبہ ہے۔ آپ مجھے براہ راست اپنی

رپورٹ بھجوا کر کریں۔

قائد تربیت نومبائےین نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ دو تین نومبائےین ہیں۔ فرمایا گزشتہ دو تین سالوں کے کتنے ہیں اور بھی نومبائےین بنائیں۔

قائد تعلیم القرآن کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی عاملہ والے وقف عارضی کریں۔ دوسروں کو وقف عارضی کی ترغیب دیں۔ بعض لوگ ریٹائر ہو چکے ہیں۔ ان کی صحت ٹھیک ہے وہ وقف کر سکتے ہیں۔ یہ وقف کریں اور تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دیں (دعوت الی اللہ) کی طرف توجہ دیں۔ وقف عارضی پہلے اپنی عاملہ سے شروع کریں۔ حضور انور نے قائد تعلیم القرآن کو فرمایا آپ خود سب سے پہلے اپنے آپ سے وقف عارضی شروع کریں۔ تعلیم القرآن کے حوالہ سے بتایا گیا کہ باقاعدہ (بیت) میں قرآن کریم کی کلاس ہوتی ہے اور اس میں دس انصار شامل ہوتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ 81 میں سے صرف دس شامل ہوتے ہیں یہ تعداد تو بہت تھوڑی ہے۔ اس تعداد کو بڑھائیں۔

قائد تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: آپ باقاعدہ پروگرام بنائیں اور ایسا پروگرام بنائیں کہ گھروں میں عورتوں اور بچوں کی تربیت کا پروگرام بھی شروع ہو جائے۔ آپ نرمی کے ساتھ اس بات کی نگرانی کریں کہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھی جا رہی ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی ہے۔ MTA سے تعلق ہے یا نہیں۔ یہ آپ کے علم میں ہونا چاہئے کہ کتنے ہیں جو MTA سے منسلک ہیں اور باقاعدہ MTA دیکھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ سب کو MTA سے منسلک کر دیں تو آپ ان کو درس بھی سنوا سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کے درس MTA پر آرہے ہیں۔ میرے خطبات ہیں۔ تقاریر ہیں۔ ایڈریسز ہیں وہ سنیں۔ آپ کا کام ہے سب کو منسلک کریں اور پیار سے قریب لائیں۔

حضور انور نے فرمایا شعبہ تربیت والے اپنا پروگرام بنا کر مجھے بھجوائیں اور یہ بھی بتائیں کہ اس پر کس طرح عمل کریں گے۔ اسی طرح باقی سارے قائدین بھی اپنا پروگرام بنا کر بھجوائیں۔ قائد تعلیم نے بتایا کہ ایک رسالہ کے لئے مواد تیار کر رہے ہیں۔ مواد تیار کر کے قائد اشاعت کے سپرد کرنا ہے تاکہ وہ رسالہ شائع کر سکیں۔ یہ پہلا رسالہ ہے جو ہم شائع کر رہے ہیں۔ اس کی اجازت اور نام کے لئے ہم نے درخواست دی ہوئی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اب شروع کریں اور رسالہ نکالیں۔ اس میں قرآن کریم کی ایک آیت ہو ترجمہ اور مختصر تفسیر ہو، پھر کوئی حدیث ہو، حضرت اقدس مسیح موعود کا اقتباس ہو، میرے خطبات ہیں ان میں سے مضامین انتخاب کر لیں۔ پھر بعض تربیتی مضامین آرٹیکل آپ کو مل جائیں گے۔ کتنا نکالنا ہے اور کتنے صفحات کا نکالنا ہے اس پر قائد اشاعت نے بتایا کہ رسالہ سہ ماہی ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا تین ماہ بعد نکالنا ہے تو نکالیں۔ اب تربیبوں سے آگے بڑھیں۔ اپنے رسالہ میں ڈینش زبان میں بھی مضامین شامل کریں۔ قرآن کریم کی آیت اس کا ترجمہ اور مختصر تفسیر، حدیث، حضرت اقدس مسیح موعود کا اقتباس اور

میرے خطبات کا خلاصہ یہ ڈینش زبان میں بھی شامل ہوں۔ حضور انور نے فرمایا رسالہ کا نام ”انصار دین“ رکھ لیں۔ A4 سائز کا رکھ لیں اور سولہ صفحے بنالیں۔ قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا پروگرام ہے کہ کتاب پیغام صلح پر سیمینار کا انعقاد کریں۔ یہ کتاب ہم نے سب انصار کو دی ہوئی ہے کہ اس کا مطالعہ کریں پھر ہم اکٹھے ہو کر اس کتاب کے مضامین پر بات چیت کریں گے۔ قائد صحت جسمانی کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ بڑوں کو توجہ دلائیں کہ وہ سیر کیا کریں۔ ایسا پروگرام بنائیں کہ بیت اور جماعتی سفر زمیں آنا جانا ہے اور جماعت کے لوگ Active رہیں۔

قائد اصلاح و ارشاد کا عہدہ بھی عاملہ میں موجود تھا۔ حضور انور نے فرمایا۔ انصار اللہ میں قائد اصلاح و ارشاد نہیں ہوتا بلکہ قائد (دعوت الی اللہ) ہوتا ہے۔ اس لئے قائد (دعوت الی اللہ) رکھیں۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ (دعوت الی اللہ) کے لئے اگر زبان کا مسئلہ ہے تو پھر اپنی ٹیم بنائیں۔ جن سے بات ہو، رابطہ قائم ہو ان کو اپنا رابطہ نمبر دے دیں۔ مشن کا ایڈریس دے دیں، فون نمبر دے دیں۔ قائد (دعوت الی اللہ) نے بتایا کہ ہم پمفلٹس، لیف لیٹس تقسیم کر رہے ہیں انصار اللہ اس پروگرام میں حصہ لے رہے ہیں۔ قائد ایثار سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔ کیا منصوبہ بنایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اپنے لائحہ عمل کے مطابق پروگرام بنائیں۔

صف دوم کے نائب صدر صاحب نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ابھی تک کوئی معین پروگرام نہیں بنایا۔ صدر مجلس رخصت پر گئے تھے جس کی وجہ سے پروگرام نہیں بن سکا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کیا صدر صاحب کے رخصت پر جانے سے پروگرام ختم ہو جاتے ہیں۔ جماعت کی ترقی کسی فرد سے وابستہ نہیں ہے۔ آپ کو اپنا پروگرام بنانا چاہئے۔ اپنے پروگرام بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا سپورٹس میں سائیکل چلائیں، ورزش کریں۔

قائد دعوت الی اللہ کو حضور انور نے فرمایا مجھے باقاعدہ اپنی سکیم بنا کر بھیجیں۔ آپ سکیم بنا کر صدر صاحب کو دیں اور صدر صاحب مجھے بھیجوائیں۔ تعلیم القرآن کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا جماعت امریکہ نے Skype کے ذریعہ شروع کیا ہے۔ بچے، بچیاں، نوجوان گھروں میں بیٹھ کر قرآن کریم سیکھ رہے ہیں۔ آپ بھی Skype کے ذریعہ قرآن کریم پڑھانے کا جائزہ لے لیں۔ اس طرح گھروں میں بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اگر پہلے ہی Skype پر یہ پروگرام جاری ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ رپورٹ بھیجوانے کے حوالہ سے حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی رپورٹ ایک صفحہ پر آئی چاہئے۔ مجھے Point دائرہ رپورٹ بھیجوائیں۔ بجائے اس کے کہ مضمون کے رنگ میں لمبی رپورٹ لکھی جائے۔

قرآن کریم سیکھنے کے حوالہ سے حضور انور نے مزید ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ربوہ میں ایسے انصار کو بھی پڑھانا شروع کیا گیا ہے جن کو قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا تو اب اس عمر میں ان کی آئین ہو رہی ہیں۔ اس لئے آپ بھی اس کا جائزہ لیں اور پہلے چیک کریں کہ قرآن کریم انصار کو پڑھنا آتا ہے یا نہیں۔ گھروں میں تلاوت کرتے ہیں یا نہیں یہ سب باتیں چیک کریں اور پھر قرآن کریم سکھانے کا پروگرام بنائیں۔

حضور انور نے مجلس عاملہ کے ممبران کا جائزہ لیا کہ آج کتنوں نے قرآن کریم کی تلاوت کی ہے اس پر چار ممبران

نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کی عاملہ نے تلاوت نہیں کی تو دوسرے کس طرح کریں گے۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ مجلس عاملہ جو بھی پروگرام بنائے ہمیشہ پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھیں۔ اس کے بعد دوسروں سے عمل کروائیں۔ حضور انور نے فرمایا اصل چیز یہ ہے کہ شوق پیدا کریں۔ شوق پیدا ہو گا تو تب دلچسپی بھی پیدا ہوگی۔ عاملہ کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ مجھے تلاوت قرآن کریم کرنے میں مشکل ہے نظر کی مجبوری ہے۔ میں تلاوت سن کر ساتھ ساتھ پڑھ لیتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا یہ بھی ٹھیک ہے۔ اسی طرح جتنی سورتیں آپ کو یاد ہیں وہ زبانی پڑھ لیا کریں۔ حضور انور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک عورت کا واقعہ لکھا ہے کہ اس نے کہا کہ میرے پاس سب کچھ ہے، ایک چارپائی ہے۔ ایک رضائی ہے میرا ایک بیٹا ہے ہم دونوں یہ رضائی لے لیتے ہیں۔ کبھی وہ لے لیتا ہے۔ کبھی میں لے لیتی ہوں۔ مجھے صرف قرآن کریم کی ضرورت ہے۔ میری نظر کمزور ہو گئی ہے مجھے موٹے حروف والا قرآن کریم دے دیں تاکہ میں پڑھ لیا کروں۔ حضور انور نے فرمایا یہ شوق ہے دین کا۔ آپ کو یہ شوق پیدا کرنا چاہئے۔

مجلس عاملہ کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ آجکل نوجوان نسل تلاوت نہیں کرتی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کی عاملہ نہیں کرتی۔ بڑے نہیں کرتے تو چھوٹے کس طرح کریں گے۔ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ گھروں میں نرمی اور پیار سے سمجھائیں۔ گھروں میں ماں باپ، خاوند، بیوی نمازیں پڑھنے والے ہوں گے، تلاوت کرنے والے ہوں گے تو پھر بچے بھی نمازیں پڑھیں گے اور قرآن کریم پڑھیں گے۔ حضور انور نے فرمایا اگر گھروں میں نظام کے خلاف باتیں ہو رہی ہوں۔ تو پھر بچوں کی تربیت بگڑے گی۔ یہاں کے پڑھے ہوئے بچے صاف اور سیدھی بات چاہتے ہیں۔ آپ کے جو بچے بیت سے دور ہو رہے ہیں وہ والدین کی وجہ سے ہو رہے ہیں اور اپنے گھروں کے ماحول کی وجہ سے دور ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر والدین عہدیداروں سے شکوہ کی وجہ سے دور بٹتے ہیں تو بچے دو گنا دور ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو امیر صاحب سے شکوہ ہے یا کسی دوسرے عہدیدار سے شکوہ ہے تو اپنے ذاتی شکووں کو اپنے دین کے اوپر نہ حاوی ہونے دیں۔ اپنے شکوہ کو اپنی ذات تک محدود رکھیں اور آگے نہ پھیلائیں اور نہ اپنے گھروں میں ڈسکس کریں۔ نظام کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔ دعا کریں اور اپنی پریشانی کیلئے خدا سے مدد مانگیں۔ خدا تعالیٰ پہلے بھی سنتا تھا۔ اب بھی سنتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اگر گھر میں بات کریں گے تو آپ کے بچے اس کا اثر لیں گے اور پھر وہ نظام سے دس قدم دور ٹھیں گے۔

حضور انور نے فرمایا ایک نوجوان ملا تھا جماعت سے دور چلا گیا تھا اور غیر (از جماعت) کی طرف مائل تھا۔ غیر (از جماعت) دوستوں کے ساتھ گہری دوستی تھی۔ جب اس نے دیکھا کہ اس کا ایک گہرا دوست شراب پیتا ہے اور دوسرا داعش میں شامل ہو کر مارا گیا ہے تو اسے تب یہ احساس ہوا کہ جماعت احمدیہ ہی اصل اور حقیقی (مومن) ہے۔ چنانچہ وہ جماعت کی طرف واپس آیا اور ضائع ہونے سے بچ گیا۔

حضور انور نے فرمایا آپ اپنے بچوں کے لئے خود بھی دعا کریں اور ان کی تربیت کے لئے کوشش کرتے رہیں۔ ایک رات میں تو یہ خرابیاں دور نہیں ہوتیں۔ صبر اور حوصلے سے کام لینا ہے۔ اسی طرح جو برائیاں پیدا ہوئی ہیں وہ ایک رات

میں تو پیدا نہیں ہوئیں۔ لمبا عرصہ لگا ہے۔ آپ کم از کم MTA پر میرے خطبوں سے اپنے بچوں کو منسلک کر دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کے درس ہیں، میرے خطبات ہیں۔ سننے اور پرانے خطبات نشر ہوتے ہیں پھر ایڈیٹر میسر ہیں، تقاریر ہیں۔ MTA سے تعلق رکھیں گے تو پھر اگر امیر سے یا کسی عہدیدار سے کوئی شکوہ بھی ہو تو تب بھی MTA سے تعلق کی وجہ سے جماعت سے دور نہیں ہئیں گے اور ان کی جماعت کے ساتھ تعلق میں کمزوری نہیں ہوگی۔ اگر آپ جماعت سے، خلافت سے دوری کر دیں گے تو پھر یہ بچے ضائع ہو جائیں گے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو MTA سے وابستہ کریں۔ حضور انور نے فرمایا اگر آپ سمجھتے ہیں کہ امیر میں یا کسی بھی عہدیدار میں کوئی غلطی ہے یا اس کا رویہ صحیح نہیں ہے اور بہت سختی سے پیش آتا ہے تو آپ کو دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ اس غلطی کی اصلاح کر دے اور اس کے رویہ میں تبدیلی پیدا فرمادے۔ یا اگر ہم کسی جگہ غلط ہیں تو خدا تعالیٰ ہماری اصلاح کر دے۔ حضور انور نے فرمایا شکوے، شکایتوں کو اپنی اگلی نسلوں کی تربیت پر برا اثر ڈالنے کی وجہ نہ بنالیں۔ اگر آپ کے نزدیک کوئی بات نظام جماعت کے خلاف ہے تو خلیفہ وقت کو لکھیں ایسا کرنے سے آپ اپنا فرض ادا کر کے بری ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے باپ دادوں نے دین کو سنبھال کر رکھا اور نظام جماعت کی بھی حفاظت کی اسی طرح آپ لوگوں نے اپنے دین کی اور نظام کی حفاظت کرنی ہے۔ حضور انور نے فرمایا امریکہ، کینیڈا سے انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی مجالس عاملہ کے اور ملک بھر سے ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کے سوسو کے وفد لندن آتے ہیں۔ دو تین دن یہاں قیام کرتے ہیں۔ ان سے میٹنگ ہوتی ہیں۔ واپس جا کر ان کی کاپی پلٹی ہوتی ہے اور ان میں ایک بڑی تبدیلی نظر آتی ہے۔

آپ بھی اپنے عہدیداران کو اور انصار خدام کے وفد کو لندن لایا کریں۔ خدا تعالیٰ نے حفظ مراتب کا جو نظام رکھا ہے وہ اپنے اندر ایک گہرا اثر رکھتا ہے۔ آجکل تو MTA کے پروگرام انٹرنیٹ پر بھی آرہے ہیں۔ ان کے ساتھ ہی وابستہ کر دیں تو وہ اس سے منسلک رہیں گے۔ حضور انور نے فرمایا آپ رات کو اٹھیں اور اپنے بچوں کے لئے دعائیں کریں۔ جب بچہ بیمار ہوتا ہے تو آپ سجدوں میں اس کے لئے تڑپ کر دعائیں کرتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کا بچہ روحانی بیمار ہے تو کیا آپ اپنے سجدوں میں اس کے لئے بیقراری کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں؟ اگر آپ کریں گے تو خدا تعالیٰ والدین کی دعائیں اپنے بچوں کے حق میں قبول کرتا ہے۔ اس لئے اپنے بچوں کے لئے دعائیں کیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا اگر کوئی عہدیدار جماعت کے لئے، نظام کے لئے نقصان دہ ہے تو خدا تعالیٰ کا جماعت سے سلوک ہے کہ ایک وقت آتا ہے کہ اس سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نظام کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے جماعت قائم کی ہے تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہم سب نے مل کر کوشش کرنی ہے۔ آپ نے بھی، انصار نے بھی، خدام نے بھی اور جماعتی نظام نے بھی، سب نے مل کر کام کرنا ہے۔ سب مل کر کام کریں گے تو پھر جماعت تیزی سے ترقی کرے گی۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

فٹنگ مگنر

حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

امام وقت سے وابستگی اور اس کے تین بنیادی تقاضے

(یہ مضمون اس سے قبل ماہنامہ انصار اللہ میں چھپ چکا ہے۔ اسکی اہمیت کے پیش نظر ضروری تبدیلیوں کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ ادارہ) خدا تعالیٰ کے افضال و برکات دیکھنے کے لئے محبت و عقیدت کی آنکھ اور پاک تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے..... حضرت مسیح موعود علیہ السلام والسلام نے اس سلسلہ میں یہ اہم نکتہ بیان فرمایا ہے کہ امام وقت کے ذریعہ ایک عام امتیاز روحانیت ہوتا ہے۔ جیسا کہ دیوار پر آفتاب کا سایہ پڑتا ہے تو دیوار منور ہو جاتی ہے اور ”تمام الہامی انوار امام الزمان کے انوار کا انعکاس ہوتا ہے“۔ حضرت اقدس اس بنیادی حقیقت کو واضح کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

”مگر کوئی قسمت کا پھیر نہ ہو اور خدا کی طرف سے کوئی ابتلاء نہ ہو تو سعید انسان جلد اس دقیقہ کو سمجھ سکتا ہے اور خدا نخواستہ اگر کوئی اس الہی راز کو نہ سمجھے اور امام الزمان کے ظہور کی خبر سن کر اس سے تعلق نہ پکڑے تو پھر اول ایسا شخص امام سے استغناء ظاہر کرتا ہے اور پھر استغناء سے اجنبیت پیدا ہوتی ہے اور پھر اجنبیت سے سوء ظن بڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور پھر سوء ظن سے عداوت پیدا ہوتی ہے اور پھر عداوت سے نعوذ باللہ سلب ایمان تک نوبت پہنچتی ہے“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان مبارک سے ظاہر ہے کہ امام وقت سے براہ راست تعلق اور وابستگی روحانی زندگی کو قائم و دائم رکھنے کے لئے کتنی ضروری اور کتنی اہم ہے۔ حضرت مصلح موعود نے اپنے عہد خلافت میں اس حقیقت پر بے شمار تہ تبروشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضور نے اپنے ایک خطبہ میں یہاں تک فرمایا:

”تم مرکز سے الگ ہو کر کیا کر سکتے ہو۔ جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے، جس پر خدا تعالیٰ اپنے الہام نازل فرماتا ہے، جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہوگی اور اس سے جس قدر دور رہو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہوگی۔ جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں

کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کام کر سکتا ہے“

امام وقت سے وابستگی کے تین بنیادی تقاضے: امام وقت سے وابستگی کے بنیادی تقاضے کیا ہیں؟ اس اہم سوال کا جواب بھی ہمیں حضرت مصلح موعود کے خطبات و ملفوظات میں بکثرت ملتا ہے۔ چنانچہ حضور کے مقدس فرمودات سے مندرجہ ذیل تین بنیادی تقاضوں کی خاص طور پر نشان دہی ہوتی ہے۔

❁ **اول۔** نظام سلسلہ کو دوسرے سب لوگوں پر مقدم کرنا۔

❁ **دوم۔** خلیفہ وقت کی رائے کا دینی احترام۔

❁ **سوم۔** خلیفہ وقت کے احکام کی تعمیل میں ہر نوع کی قربانی پیش کرنا۔

اس اجمال کی تفصیل سیدنا حضرت مصلح موعود کے قلم مبارک سے ملاحظہ ہو۔

پہلا تقاضا: پہلے تقاضا کے ضمن میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

”سلسلہ مقدم ہے سب انسانوں پر۔ سلسلہ کے مقابلہ میں کسی انسان کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا خواہ وہ کوئی ہو۔ کوئی انسان بھی سلسلہ سے بالائیں ہو سکتا..... (دین حق) اور احمدیت کے لئے اگر ہمیں اپنی اولادوں کو بھی قتل کرنا پڑے تو ہم اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیں گے مگر سلسلہ کو قتل نہ ہونے دیں گے۔ پس تم اپنے اندر سلسلہ کی صحیح اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پیدا کرو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ بے دینوں کی موت نہ مروا اور ایسے مقام پر کھڑے نہ ہو کہ موت سے پہلے اللہ تعالیٰ تم کو مرتدین میں داخل کر دے تو اپنے اندر صحیح اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پیدا کرو۔ احمدیت یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ احمدیت ایک ایسی دھار ہے کہ جو بھی اس کے سامنے آئے گا اور جو بھی اس کے سامنے کھڑا ہو گا وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ جس سلسلہ کو قائم کرنا چاہے اس کی راہ میں جو بھی کھڑا ہو وہ مٹا دیا جاتا ہے اور یہ سلسلہ چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے اس کے مقابلہ میں کسی انسان کی پروا نہیں کی جائے گی خواہ وہ کوئی ہو..... خواہ وہ میرا بیٹا کیوں نہ ہو۔ سلسلہ مقدم اور غالب ہے ہر انسان پر“

دوسرا تقاضا: وابستگی خلافت کا دوسرا تقاضا حضرت مصلح موعود کے مبارک الفاظ میں یہ ہے کہ:

”ایک شخص جو خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اسے سمجھنا چاہئے کہ خلفاء خدا مقرر کرتا ہے اور خلیفہ کا کام دن رات لوگوں کی راہ نمائی اور دینی مسائل میں غور و فکر ہوتا ہے۔ اس کی رائے کا دینی مسائل میں احترام ضروری ہے اور اس کی رائے سے اختلاف اسی وقت جائز ہو سکتا ہے جب اختلاف کرنے والے کو ایک اور ایک دو کی طرح یقین ہو جائے کہ جو بات وہ کہتا ہے وہی درست ہے۔ پھر یہ بھی شرط ہے کہ پہلے وہ اس اختلاف کو خلیفہ کے سامنے پیش کرے اور بتائے کہ فلاں بات کے متعلق یہ

شبہ ہے اور خلیفہ سے وہ شبہ دور کرائے، جس طرح ڈاکٹر کو بھی مریض کہہ دیا کرتا ہے کہ مجھے یہ تکلیف ہے۔ آپ بیماری کے متعلق مزید غور کریں۔ پس اختلاف کرنے والے کا فرض ہے کہ جس بات میں اسے اختلاف ہو اسے خلیفہ کے سامنے پیش کرے نہ کہ خود ہی اس کی اشاعت شروع کر دے ورنہ اگر یہ بات جائز قرار دی جائے کہ جو بات کسی کے دل میں آئے وہی بیان کرنی شروع کر دے تو پھر (دین حق) کا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ کیونکہ ہر شخص میں صحیح فیصلہ کی طاقت نہیں ہوتی ورنہ قرآن شریف میں یہ نہ آتا کہ جب امن یا خوف کی کوئی بات سنو تو اولی الامر کے پاس لے جاؤ۔ کیا اولی الامر غلطی نہیں کرتے؟ کرتے ہیں مگر ان کی رائے کو احترام بخشا گیا ہے اور جب ان کی رائے کا احترام کیا گیا ہے تو خلفاء کی رائے کا احترام کیوں نہ ہو..... پس ہر شخص ہر بات کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا اور جماعت کے اتحاد کے لئے ضروری ہے کہ اگر کسی کو کسی بات میں اختلاف ہو تو اسے خلیفہ کے سامنے پیش کرے۔ اگر کوئی شخص اس طرح نہیں کرتا اور اختلاف کو اپنے دل میں جگہ دے کر عام لوگوں میں پھیلاتا ہے تو وہ بغاوت کرتا ہے، اسے اپنی اصلاح کرنی چاہئے“

تیسرا تقاضا: حضرت مصلح موعود نے وابستگی خلافت کا تیسرا بنیادی تقاضا نہایت دلورہ انگیز الفاظ میں بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

”مگر (مر بیان) اور وہ اعظمت کے ذریعہ بار بار جماعتوں کے کانوں میں یہ آواز پڑتی رہے کہ پانچ کیا، پانچ ہزار کیا، پانچ لاکھ کیا، پانچ ارب کیا، اگر ساری دنیا کی جانیں بھی خلیفہ کے ایک حکم کے آگے قربان کر دی جاتی ہیں تو وہ بے حقیقت اور ناقابل ذکر چیز ہیں..... پھر اگر انہیں بار بار بتایا جائے کہ ساری برکت نظام میں ہی ہے۔ انہیں سمجھایا جائے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کسی قوم میں سے نظام اٹھا لیتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس قوم پر اپنی لعنت ڈالنا چاہتا ہے۔ اگر یہ باتیں ہر مرد، ہر عورت، ہر بچے، ہر بوڑھے کے ذہن نشین کی جائیں اور ان کے دلوں پر ان کا نقش کیا جائے تو وہ ٹھو کریں جو عدم علم کی وجہ سے لوگ کھاتے ہیں کیوں کھائیں؟“

حضرت مصلح موعود کے مندرجہ بالا چند اقتباسات جو بطور نمونہ ہدیہ قارئین کئے گئے ہیں، ہر احمدی کے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کے با برکت اور مقدس نظام سے وابستہ رہنے اور اس کے علمی اور عملی تقاضوں کو سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی پوری زندگی گزارنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ نومبر 1969ء صفحہ 17 تا 21)

مکرم محمد اشرف کابلوں صاحب

درویشان قادیان کے چند ایمان افروز واقعات

خواہی داشتن تازہ گر داغہ ہائے سینہ را

گاہے گاہے بازخواں این قصہ پارینہ را

قادیان کے گرد و نواح میں تقسیم برصغیر سے قبل چند مشہور و معروف آستانے اور گدیاں تھیں۔ ان میں موضع سانیاں میں سید پیروں کی گدی، ہٹالہ میں سید مچی الدین مرکز، جالندھر پیر امام ناصر، رتر چھتر مرکز پیریاں اور پٹھان کوٹ میں مودودی صاحب کا دارالعلوم مرکز نمایاں جگہیں تھیں اور این شریف اور آں شریف کے القابات جیسے لائقوں سے عبارت تھیں۔ لیکن 1947ء میں جب پارٹیشن ہوئی تو ان کی حفاظت کا کسی کو خیال نہ رہا۔ ان کے احترام و تقدس کا کسی نے پاس نہ کیا۔ وہاں کے مکینوں نے چشم زدن میں ان مقامات کو چھوڑا اور جانیں بچا کر پاکستان آ کر دم لیا۔ مسندیں ارشاد اجڑ گئیں اور ویراں ہو گئیں۔ اور وارثان محراب و منبر اور الیان آستانہ جات کی غیرت و حمیت بھی عنقا ہو گئی۔ یہ گردشِ دوراں ہی بہت بڑی تھی۔ یہ انقلاب ہی بڑا خوفناک تھا۔

یہ وہ دور تھا جب لیکن اس کے برعکس روحانی رندان قدحِ خوا کا 313 پر مشتمل دستہ جاٹاراں اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے مقامات مقدسہ کی حفاظت و حرمت کیلئے میدانِ کارزار میں اترا۔ اصحابِ کہف تو زیرِ زمین تھے لیکن یہ سرفروشان دینِ سطحِ زمین پر تھے۔ خوف و دہشت کے جان لیوا یہ مہیب سایوں تلے نہایت جرأت و بہادری اور شجاعت و ہمت سے زندگی کے لمحات گزار رہے تھے۔ ایک خار تھے جس کی چھین افیاء کے سینوں کو درد و کرب میں مبتلا کئے ہوئے تھی۔ ایسے آہنی وزن طوق تھے جو ان کی اکڑی گردنوں میں پڑے تھے اور سر اٹھانے نہیں دیتے تھے۔ ان حامیانِ دین متین نے نہایت خندہ پیشانی سے تمام تکلیفیں اور صعوبتیں برداشت کیں اور مقامات مقدسہ کی عزت و حرمت پر حرف نہیں آنے دیا۔ قربانیوں کی لازوال داستانیں رقم کیں اور اپنے مثالی و عمدہ کردار و عمل سے ماحول کو اپنے ہم آہنگ کر لیا۔ ان درویشانِ قادیان کو پیش آمدہ چند واقعات ان کی زبانی زیرِ حرف و قلم ہیں:

آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی اور مکرم ملک صلاح الدین

صاحب ایم۔ اے کسی کام کے سلسلہ میں جانندھر ریلوے اسٹیشن سے دہلی کیلئے روانہ ہوئے۔ انٹریڈہ میں سوار ہوئے ہی تھے کہ ایک ہندو نے اپنے پاس بلا کر بیٹھنے کا کہا۔ اور پھر اپنا ایک واقعہ ان کو سنانے لگا۔ کہا کہ میں اس وقت لاکھ پتی ہوں اور اس مائی کشائش میں میں احمدیوں کا احسان مند ہوں۔ امرتسر میں میرا رنگ سازی کا کاروبار تھا۔ میرا ایک کرایہ دار مستری غلام نبی مسگر (تانبے کے برتن بنانے والا) احمدی تھا۔ ان کے مومن مخالفین اصرار کرتے تھے کہ میں ان سے دکان خالی کراؤں۔ ایک دن ان لوگوں کا معززین کا ایک وفد آیا اور کہنے لگا کہ اس کے کام کی وجہ سے عبادت گاہ میں نماز کا حرج ہوتا ہے۔ حالانکہ عبادت گاہ دکان سے کافی دور تھی۔ مستری صاحب کو جب وفد کی آمد اور اعتراض کا علم ہوا اور میں نے بھی امر واقعہ کا ذکر کیا تو مستری صاحب جو نیک اور سلیم الطبع انسان تھے وہ کہنے لگے۔ میں (نداء) تا قیام نماز تک اپنا کام بند رکھوں گا۔ مستری صاحب کی اس بات اور تعاون پر میری روح خوش ہو گئی۔ 1947ء کے فسادات کے دوران ایک دن مستری صاحب کی دکانوں سے ملحقہ دکانوں کو آگ لگی اور ان کی آگ زدہ شہتیر اور کڑیاں مستری صاحب کی دکانوں کے دروازوں پر گرنے لگیں۔ میں یہ منظر دیکھ کر نہایت خوفزدہ ہو گیا کہ اگر ان کی دکانوں کو آگ نے پکڑ لیا تو ساتھ کے کمرہ میں میرا جو رنگ سازی کا سامان پڑا ہے وہ جل کر خاکستر ہو جائے گا۔

لیکن پر ماتما کی قدرت کہ مستری صاحب کی عبادت گزاری رنگ لائی اور ایسا لگا کہ گویا آگ کو بڑیک لگ گئی اور دکانوں کو آگ جلانہ سکی۔ اس نیک صفت احمدی کی بدولت آج میں لاکھوں میں کھیل رہا ہوں۔

﴿جرات اور قدرت نمائی چند درویش مکرم مولوی برکات احمد راجیکی صاحب، مکرم ملک صلاح الدین ایم۔ اے صاحب، مکرم شیخ عبدالحمید عاجز صاحب، مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب اور مکرم فضل الہی صاحب قادیان سے بٹالہ جانے کیلئے ریل گاڑی میں سوار ہوئے اور دوران سفر دینی گفتگو شروع کر دی۔ بٹالہ ریلوے اسٹیشن پر اترے تو ایک معزز سکھ جو ان کا ہم سفر تھا۔ اُس نے کہا۔ آپ نے ابھی تو باتیں کر لیں۔ لدھیانہ آؤ تو تمہیں بہشت میں داخل کر دوں۔ ہم نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا۔ سردار صاحب! ہم تو پہلے ہی بہشت میں رہتے ہیں۔ تکلیف کی کیا ضرورت ہے؟ سردار صاحب نے اپنی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے اپنے جملہ کو ڈھرایا۔ ہم نے بھی اپنا جواب ڈھرایا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ لدھیانہ میں گورنمنٹ کالج میں والی بال کا ٹورنامنٹ تھا۔ انہوں نے قادیان والوں کو بھی دعوت بھیج دی۔ حالانکہ درویشوں کی معمولی سی ٹیم تھی اور وہ بھی محض بغرض ورزش پر یکٹس کھیلنا کرتے تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ٹیم لے کر لدھیانہ پہنچ گئے اور شامل مقابلہ ہوئے۔ قادیان کی ٹیم نے دو میچ جیت لئے۔ ٹیم کی شہرت ہو گئی۔ میچ کے بعد احمدیوں نے داراللیعت دیکھا۔ وہاں نماز پڑھی۔ پتہ چلا کہ بٹالہ اسٹیشن پر چیلنج دینے والا شخص اسی کالج کا پروفیسر تھا۔ مگر وہ وہاں نظر نہ آیا۔

✽ ذمہ داری سے مصافحہ و معائنہ کرنا ایک درویش بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ 1951ء کو امرتسر کے بازار سے گزر رہا تھا۔ ایک شخص نے ذمہ داری سے مجھ سے مصافحہ اور معائنہ کیا اور اپنے گھر لے گیا۔ پھر اُس نے احمدیوں کے اخلاقی حسنہ کا ایک واقعہ سنایا کہ وہ ایک مرتبہ قادیان ڈاکٹر عبدالرحمن موگا صاحب سے ملنے گئے۔ قادیان ریلوے پلیٹ فارم پر گاڑی سے اترے۔ اب ڈاکٹر صاحب کے گھر کا پتہ بھی معلوم نہ تھا۔ اندھیری رات اور آسمان ابر آلود۔ پلیٹ فارم سے باہر آیا تو ایک 10/11 سالہ لڑکا کھڑا ملا۔ اس سے میں نے ڈاکٹر صاحب کا پتہ دریافت کیا تو اس نے کہا۔ وہ دارالشکر محلہ میں رہتے ہیں۔ اب چونکہ اندھیری اور تاریک رات ہے آپ کو گھر نہیں ملے گا۔ لیکن خود وہاں لئے جاتا ہوں۔ اُس نے میرا ہیک اٹھایا اور مجھے ڈاکٹر صاحب کے ہاں پہنچا دیا۔ میں نے اسے کچھ نقدی دی جی چاہی اس نے سختی سے لینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا آپ مہمان ہیں۔ آپ کی خدمت اور رہنمائی میرا فرض تھا۔ یہ واقعہ میری زندگی کا ناقابل فراموش واقعہ ہے۔ اُس نے میری تواضع کی اور بس شینڈ تک مجھے الوداع کہنے کیلئے آیا۔ دوسری دفعہ پھر اُسے درویش قادیان ملے تو اس نے ان سے بھی حسن سلوک کا مظاہرہ کیا۔

✽ امانت و دیانت امانت و دیانت کس طرح انسانی قصورات و خیالات کا پانسا چلتی ہے اُس کا اندازہ ایک احمدی لڑکے کی امانت و دیانت سے بخوبی ہو جائے گا۔ سردار دیوان سنگھ مفتون صاحب ایڈیٹر اخبار ”ریاست“ دہلی بیان کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں اُن میں حسن ظن ابتداء کیسے پیدا ہوا۔ اُس واقعہ کا ذکر یوں کرتے ہیں کہ میں نے امانت و دیانت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک احمدی لڑکے کا عمر 11 سال گھر پیلو ملازم رکھا۔ وہ نہایت مستعدی سے کام کرتا رہا۔ ایک مرتبہ بازار سے سودا سلف خریدنے کیلئے اُسے 40 روپے دیئے۔ وہ بازار گیا لیکن واپس نہ لوٹا۔ اس پر افسوس اور صدمہ ہوا اور جماعت کے بارہ میں مختلف توہمات دل و دماغ میں پیدا ہونے لگے۔ کئی ماہ گزر گئے۔ ایک دن ایک لڑکے کا خط ملا۔ اُس خط میں تحریر تھا کہ جب میں نے سودا سلف لینے گھر سے باہر قدم رکھا اور سودا لینے جا ہی رہا تھا کہ مجھے اپنی والدہ کی تشویشناک بیماری اور کیفیت کا پتہ چلا۔ میں صدمہ اور غم سے بڑھال نہ آپ کو اطلاع کر سکا اور نہ ہی رقم کی واپسی۔ والدہ صاحبہ کی عیادت کی غرض سے چلا آیا۔ اُس کی بیماری میں مصروف رہا۔ اب وہ انتقال کر گئی ہیں۔ مجھے اپنے فعل و عمل پر شرمندگی اور ندامت ہے کہ آپ کو اتنا عرصہ ذہنی صدمہ دار کو فتنہ میں مبتلا رکھا۔ اب میرے حالات ملازمت کے قابل نہیں رہے۔ آپ کی رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال ہے۔ سردار مفتون صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں خوش کن تصور پیدا ہو گیا۔ (الفرقان شمارہ اگست، ستمبر، اکتوبر 1968ء، درویش قادیان نمبر 1969ء)

ایک وہ وقت 1947ء اور بعد کا جب سرزمین قادیان بھی درویش قادیان پر باوجود وسعت کے تنگ تھی۔ موت

سر پر منڈلاتی رہتی تھی۔ ایک خاص حصہ میں محصور تھے۔ لیکن ان کے دلوں میں غلبہ کی امیدیں روشن تھیں۔ ان کی درو بھری دعائیں اور التجائیں اور مناجات شبانہ اسباب مادی میں ایک انقلاب بپا کر رہی تھیں۔ ائمہ کرام جماعت اور احباب جماعت کی دوسو دعائیں ان کی پشت بان تھیں کہ بتدریج حالات نے پلٹا دکھایا اور قادیان شہرہ آفاق بننے لگا۔ 2011ء میں خاکسار مع اپنی اہلیہ محترمہ صاحبہ کے ہمراہ قادیان گیا تو نقشہ ہی بدلا پایا۔ اب تو احباب کا بیان ہے کہ نقشہ میں رنگوں کی بہا رہا ہے۔ پانچوں وقت نداء فلک شگاف ہے۔ حمد و سلام کے ترانے کھلے عام ہیں۔ روحانی طیور اس شجرہ طیبہ سایہ دار کی شاخوں پر حمد الہی اور ذکر رسول سے خوش الحانی کے ساتھ چچھاتے ہیں، گنگناتے ہیں اور وجد آفرین کیف و کم کے لطف اٹھاتے ہیں۔ ندائیں جب بلند ہوتی ہیں ماحول کو اثر انگیز بنا دیتی ہیں۔ قادیان میں امن و آشتی کا بین المذاہب نظارہ عملاً نظر آتا ہے۔ ایک ہندو دوست سے خاکسار نے قادیان کا ذکر چھیڑا اور اس کے بارہ میں پوچھا کہ قادیان کی ترقی کا کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگا جو فرق دن اور رات میں ہے۔ اے چشم دنیا! سلسلہ احمدیہ عالیہ کی ساخت کی بنیادوں پر تعمیر ہونے والے نقشہ عمارت کو دیکھو ابھی اس میں پُر بہار رنگوں کے اور دکھار آئے ہیں اور دریائے بیاس تک وسعت، پُر رونق بازار، موتیوں اور جواہرات کے شاشنک سنفرز، بڑے بڑے پیٹ والے سیٹھ اور انسانوں کے جمع غنیر کہ کونے سے کونے ٹکرانے کا سماں چشم فلک نے دیکھنا ہے۔ جو خدائی وعدوں کے موافق ضرور ظہور پذیر ہوگا۔

قضاے آسماں اس بہر حالت شود پیدا

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی سوم 2016ء

مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی سوم (جولائی تا ستمبر) 2016ء کا عنوان درج ذیل ہے:

”دینی تعلیم کا حصول۔ وقت کی اہم ضرورت“

مضمون کے الفاظ کی تعداد 3000 تا 4000 ہیں۔ زیادہ سے زیادہ انصار بھائیوں سے اس مقابلہ میں شمولیت کی درخواست ہے۔ مضامین قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان میں 15 ستمبر 2016ء تک پہنچا کر مضمون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیر کی عادت

ماہنامہ انصار اللہ پاکستان

سائیکل چلانا اور سیر کی عادت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جولائی 2016ء میں سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں چست رہنے اور سیر کرنے کی عادت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ذاتی نمونہ کو پیش فرمایا کہ میں خود بھی سائیکل چلاتا ہوں اور ورزش کرتا ہوں۔ حضور کے ان ارشادات اور پاک نمونہ کی پیروی میں انصار بھائی اپنی صحت کا خیال رکھیں اور سائیکل چلانے اور سیر کی عادت کو اپنانے کو رواج دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں:

✽ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ ایک عام عادت تھی کہ صبح کے وقت باہر سیر کو تشریف لے جایا کرتے تھے اور خدام آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔ اور ایک میل دو میل چلے جاتے تھے اور آپ کی عادت تھی کہ بہت تیز چلتے تھے۔ مگر بایں ہمہ آپ کی رفتار میں پورا پورا وقار ہوتا تھا۔ حضور سیر پر جاتے ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب (خلیفہ اول) کو بھی ساتھ جانے کے لئے بلا لیا کرتے تھے۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب بہت آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر چلتے تھے۔ اس لئے تھوڑی دور چل کر حضرت صاحب سے پیچھے رہ جاتے تھے۔ جب حضور کو پتہ لگتا تو مولوی صاحب کے انتظار کے لئے تھوڑی دیر سڑک پر ٹھہر جاتے تھے۔ مگر مولوی صاحب پھر تھوڑی دور چل کر آپ سے پیچھے رہ جاتے تھے۔ اور دو چار آدمی مولوی صاحب کے ساتھ ہو جاتے تھے اور میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب سیر پر جاتے وقت نواب محمد علی خاں صاحب کو بھی ساتھ لے جایا کرتے تھے اور کئی دفعہ آپ اپنے گھر سے باہر نکل کر چوک میں اپنے خدام کے ساتھ نواب صاحب کا انتظار کیا کرتے تھے اور بعض اوقات نواب صاحب کو آنے میں دیر ہو جاتی تھی تو آپ کئی کئی منٹ ان کے دروازے کے سامنے چوک میں کھڑے رہتے تھے۔ اور پھر ان کو ساتھ لے کر جاتے تھے اور سیر میں حضور کی اپنے خدام کے ساتھ گفتگو ہوا کرتی تھی اور حضور تقریر فرماتے جاتے تھے اور اخبار والے اپنے طور پر نوٹ کرتے جاتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام عموماً سیر کے لئے بسراؤں کے راستہ یا بٹر کلاں کے راستہ پر جایا کرتے تھے بعض اوقات اپنے باغ کی طرف بھی چلے جاتے تھے۔ سیر میں جب ایسا ہوتا کہ کسی شخص کا قدم بے احتیاطی سے حضور کے عصا پر پڑ جاتا۔ اور وہ آپ کے ہاتھ سے گر جاتا تو حضور کبھی منہ موڑ کر نہیں دیکھتے تھے۔ کہ کس سے گرا ہے اور بعض اوقات جب جلسوں وغیرہ کے موقع پر سیر میں کثرت کے ساتھ لوگ حضور کے ساتھ جاتے تھے تو بعض خدام خود بخود ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر حضور کے تین طرف ایک چکر سا بنا لیتے تھے۔ تاکہ حضور کو تکلیف نہ ہو۔ مگر آخری جلسہ میں جو حضور کی زندگی میں ہوا۔ جب حضور بٹر کلاں (شمال) کی طرف سیر کے لئے نکلے تو اس کثرت کے ساتھ لوگ حضور کے ساتھ ہو گئے۔ کہ چلنا مشکل ہو گیا۔ لہذا حضور تھوڑی دور چل کر واپس آ گئے۔ خاکسار کو یاد ہے کہ ایک دفعہ بسراؤں (مشرق) کے راستے پر ہو کر کے واپس تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں قادیان سے جاتے ہوئے مرزا نظام الدین ملے۔ جو حضور کے چچا زاد بھائی تھے۔ مگر سخت مخالف تھے وہ اس وقت گھوڑے پر سوار تھے۔ حضور کو آنا دیکھ کر وہ گھوڑے سے اتر آئے اور راستہ سے ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے جب آپ پاس سے گزرے۔ تو انہوں نے ادب کے ساتھ جھک کر سلام کیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضور کو جب کوئی شخص ہاتھ اٹھا کر پاس سے گزرتا ہوا سلام کرتا تھا تو حضور بھی اسی کے جواب میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”جب تک اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں گے، جب تک ہم قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے بنے رہیں گے، جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھیں گے کہ اُس نے ہمیں احمدی ہونے اور احمدیت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائی، ہم اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام صادق اور زمانے کے امام کی باتوں کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے، ہم اللہ تعالیٰ کی نعمت کا حق ادا کرنے والے اور اُس کے انعاموں اور احسانوں کا شکر ادا کرنے والے ہوں گے۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک جو خلیفہ وقت سے عہد بیعت باندھتا ہے، خلیفہ وقت کی باتوں کو نہ صرف سنے گا بلکہ اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی قدر کرنے والا کہلائے گا“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 اپریل 2013ء)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان)

مالی اور روحانی قربانیوں میں انصار اللہ ترقی کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود اپنے خطاب فرمودہ یکم نومبر 1958ء کو فرماتے ہیں:

”آج انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی تقریب ہے۔ میں اس موقع پر آپ سے دو باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ ایک تو میں اس بارہ میں آپ سے خطاب کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے فرائض کی طرف توجہ کریں۔ آپ کا نام انصار اللہ سوچ سمجھ کر رکھا گیا ہے۔ پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کا زمانہ جوانی اور امتگ کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس عمر کے افراد کا نام خدام الاحمدیہ رکھا گیا ہے تاکہ وہ خدمت خلق کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں اور چالیس سال سے اوپر عمر والوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا ہے۔ اس عمر میں انسان اپنے کاموں میں استحکام پیدا کر لیتا ہے اور اگر وہ کہیں ملازم ہو تو اپنی ملازمت میں ترقی حاصل کر لیتا ہے اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے سرمایہ سے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکے۔

پس آپ کا نام انصار اللہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں۔ اور یہ توجہ مالی لحاظ سے بھی ہوتی ہے اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ دینی لحاظ سے بھی آپ لوگوں کا فرض ہے کہ عبادت میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں۔ اور دین کا چہرہ چا زیادہ سے زیادہ کریں۔ تاکہ آپ کو دیکھ کر آپ کی اولادوں میں بھی نیکی پیدا ہو جائے۔ حضرت امیر انبیا علیہ السلام کی قرآن کریم میں یہی خوبی بیان کی گئی ہے کہ آپ اپنے اہل و عیال کو ہمیشہ نماز وغیرہ کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ یہی اصل خدمت آپ لوگوں کی ہے۔ آپ خود بھی نماز اور ذکر الہی کی طرف توجہ کریں اور اپنی اولادوں کو بھی نماز اور ذکر الہی کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ جب تک جماعت میں یہ روح پیدا رہے اور لوگوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فرشتوں کا تعلق قائم رہے اور اپنے اپنے درجہ کے مطابق کام الہی ان پر نازل ہوتا رہے۔ اسی وقت تک جماعت زندہ رہتی ہے۔ کیونکہ اس میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی آواز سن کر اسے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اور جب یہ چیز مٹ جاتی ہے اور لوگ خدا تعالیٰ سے بے تعلق ہو جاتے ہیں تو اس وقت تو میں بھی مرنے لگ جاتی ہیں۔ پس آپ لوگوں کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور اپنی اولادوں کو بھی ذکر الہی کی تلقین کرتے رہنا چاہئے“ (سبیل الرشاد جلد اول صفحہ 145-144)

مرسلہ: مکرم فرحان احمد ذکاء صاحب

مکرم قریشی عبدالحلیم سحر صاحب ربوہ

جدید ٹیکنالوجی کے بچوں پر اثرات

جیسے جیسے انسان ترقی کی منازل طے کرتا ہوا جدید ٹیکنالوجی کے میدان میں داخل ہو رہا ہے اس کے معاشرتی اور خاندانی زندگی پر اور خاص طور پر نئی نسل پر گہرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو آج کے بچوں اور آج سے 30، 40 سال پہلے کے بچوں میں بہت فرق ہے کہ جدید سہولتوں نے انسانی زندگی بدل دی ہے۔ جس طرح جدید ٹیکنالوجی متعارف ہوئی ہے اسی لحاظ سے خدا تعالیٰ نے اس دور کے لحاظ سے پیدا ہونے والے بچوں کے ذہن بھی غیر معمولی بنائے ہیں۔ نئی ہونے والی ایجادات کے ساتھ ساتھ ان بچوں کی غیر معمولی صلاحیتیں ابھرتی ہیں اور یہ بہت جلد ان چیزوں کو سمجھ جاتے ہیں۔

اس وقت جب موبائل فونز، ویڈیو گیمرز، ٹی وی، کمپیوٹر وغیرہ متعارف نہیں ہوئے تھے اس وقت والدین اور بچوں کا رشتہ بہت قریبی تھا۔ والدین کی بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ ہوتی تھی۔ محلہ کی بیوت میں بروقت نمازوں پر بھجوانا، تربیتی اجلاسات میں شرکت، قرآن کریم کی روزانہ تلاوت، والدین باقاعدہ بچوں کی نگرانی کرتے ان کے دوستوں پر نظر رکھتے کہ بچوں کی سوسائٹی کیسی ہے؟ اس کے بعد بچے کھیل کود کے لئے محلہ کی گراؤنڈ میں باقاعدہ جاتے ان دنوں گراؤنڈ زاپاد ہوتی تھیں۔ بچے اور نوجوان نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے بیوت میں چلے جاتے۔ نماز کے بعد اجلاسات ہوتے اس کے ساتھ ساتھ کلاسز بھی منعقد ہوتیں جس میں محلہ کے بزرگ بچوں کو چھوٹے چھوٹے مسائل سمجھاتے کہ نماز کیسے پڑھنی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی سنت کیا تھی۔ بچے بزرگوں سے اپنے علم اور سمجھ کے مطابق سوالات کرتے تو بڑے بھی بڑی محبت کے ساتھ جوابات دیتے۔ بیوت کے آداب پر گفتگو ہوتی۔ اسلام کی حسین اور پیاری تعلیم پر باتیں ہوتی تھیں۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد تمام لوگ گھروں کو چلے جاتے اور پھر گھروں میں بزرگوں کے ساتھ محفلیں جمتی تھیں۔ ان میں دینی اور دنیاوی دونوں باتیں ہوتیں بڑا پیارا ماحول ہوتا تھا۔

وقت بڑی تیزی کے ساتھ سفر کرتا ہوا نئی نئی ایجادات کے دور میں داخل ہو گیا۔ جس سے انسان کا انسان کے ساتھ بچوں کا بڑوں کے ساتھ اور والدین کے ساتھ فاصلہ بڑھتا جا رہا ہے جو کہ قابل فکر ہے اور قابل توجہ ہے۔ آج کو کہ جدید ٹیکنالوجی اور ایجادات کے بے شمار فوائد ہیں، لیکن کچھ نقصانات اور قباحتیں بھی پیدا ہو رہی ہیں۔ بچے موبائل فونز، ویڈیو گیمرز، اور آئی پیڈ کی دنیا میں گم ہو گئے ہیں۔ گھنٹوں اپنی گیمرز میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ارد گرد کے ماحول سے بے خبر نہ نماز کا ہوش اور نہ کھانے پینے کا، ماں باپ بلا تے رہیں کوئی رسپانس نہیں، والدین اس صورت حال میں کافی پریشان ہیں۔ ان مسائل اور

پریشانیوں پر قابو پانے کے لئے والدین کو بڑی حکمت اور دانائی سے کام لینا ہوگا۔

سب سے پہلے بچوں کو گھر میں دوستی اور محبت کا ماحول میسر کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ والدین کو خود بھی قربانی کرنی ہوگی۔ ایک طرف بچے آئی پیڈ سے کھیل رہے ہوتے ہیں تو دوسری طرف والدین بھی اپنے موبائل فونز پر گھنٹوں باتیں کرتے نظر آتے ہیں، اس طرح بچوں اور والدین میں ایک دوری پیدا ہو رہی ہے، انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن، ویڈیو گیمز اور موبائل فون نے انسانی زندگی بدل کر رکھ دی ہے۔ ان ایجادات نے ہمارے خوبصورت خاندانی نظام کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ نئی نئی ایجادات نے ہمیں بہت سی سہولتیں میسر کی ہیں لیکن ان کے زیادہ اور منفی استعمال نے طرز زندگی بدل کر رکھ دی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ بچوں کے رویے بھی تبدیل ہو گئے ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ ہم بچوں کو جدید ایجادات سے اس لیے متعارف کراتے ہیں کہ وہ جدید دور کے تقاضوں کو سمجھ سکیں لیکن اس کے وہ نتائج نہیں نکل رہے جن کی ہم توقع کرتے ہیں۔ بچے ضدی اور جذبات سے عاری ہوتے جا رہے ہیں۔ والدین کا احترام باقی رہا اور نہ ہی بزرگوں کی عزت ان کے دلوں میں ہے۔ یہ ہمارا قصور ہے کہ ہم نے ان کو آئی پیڈ اور موبائل فونز کی سہولیات با آسانی دے دی ہیں اور خود بے فکر ہو گئے ہیں۔ یہ بچوں پر اور خود والدین اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں بچوں کے پاس اگر ہر چیز ہوگی تو وہ کیوں والدین کے پاس آکر بیٹھیں گے۔ ایک بات بہت قابل غور اور قابل فکر ہے کہ جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں ان کی عمر چار سے پانچ سال تک ہوتی ہے تو بچے ماں باپ کے بہت قریب ہوتے ہیں اس دوران ماں کی کوشش ہوتی ہے کہ بچے کو کوئی ایسا کھلونا دے دیا جائے کہ وہ مصروف ہو جائے۔ خاص طور پر جب بچے کے ہاتھ میں ٹیبلٹ ہو پھر تو بچے کی عید ہو جاتی ہے اور وہ اتنا مصروف ہو جاتا ہے کہ اسے ارد گرد کی ہوش نہیں رہتی اور ماں اپنے کام کاج کر کے فارغ ہو جاتی ہے لیکن بچہ اپنے ٹیبلٹ کے ساتھ کھیل میں لگن ہوتا ہے۔ یہ عرصہ بہت زیادہ طویل ہو جاتا ہے اس کا بچے کی سوچ، صحت، زبان پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح ویڈیو گیمز بھی بچے کے کردار اور شخصیت پر اثر انداز ہو رہی ہوتی ہیں۔ یہ مصنوعی چیزیں اسے حقیقی زندگی سے دور لے جاتی ہیں۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ وہ بچے کا باقاعدہ ایک نام ٹیبلٹ بنالیں، بچوں کو نماز باجماعت کے لئے بیوت میں اپنی نگرانی میں لیکر جائیں، قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرنے کی روزانہ تلقین کریں اور خود بھی تلاوت قرآن کریم بلا ناغہ کریں اس طرح بچوں کے ساتھ کچھ وقت مخصوص کریں اپنے پاس بیٹھائیں اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے واقعات دلچسپ انداز میں سنائیں۔ صحابہ کے واقعات ان کو بتائیں، خدا تعالیٰ سے تعلق کے ایمان اور ذواقعات بچوں کو سنائیں۔

اس کے بعد بچوں کو کھیل کے لئے نماز عصر کے بعد گراؤنڈز میں بھجوائیں اور خود بھی ان کے کھیل میں دلچسپی لیں، اس کے علاوہ جو تربیتی اجلاس بیوت میں ہوتے ان میں لیکر جائیں۔ ان کی سکول کی پڑھائی کے لئے بھی وقت مقرر کریں تاکہ وہ دینی علوم کے ساتھ دنیاوی علوم کے ماہر بھی بنیں۔

اب بات رہ جاتی ہے موبائل فونز اور آئی پیڈ اور ٹیلی ویژن کی تو اس کے لئے ان کو وقت دیں اس معاملہ میں سختی نہ کریں بلکہ ان چیزوں کے ساتھ ان کو وقت گزارنے دیں لیکن مقررہ وقت تک خواہ وہ ایک گھنٹہ سے یا ڈیڑھ گھنٹہ ہو۔ اس کے

لئے والدین کو اپنے وقت کی قربانی دینی پڑے گی ورنہ نئی نسل دنیاوی ایجادات اور ٹیکنالوجی کی دنیا میں گم ہو جائے گی اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔

بعض بچوں کو باغبانی اور گارڈننگ کا شوق ہوتا ہے ان کو اس طرف مائل کریں اور ان کے ساتھ مل کر ان کا شوق پورا کریں۔ یہ بات پہلے بیان کی جا چکی ہے کہ ویڈیو گیمز، کارٹونز، اور ٹیلی ویژن پر بچوں کی انگلش فلمیں بچوں کی زبان اور اس کی سوچ پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان میں بعض اوقات گالی گلوچ بھی چلتی ہے تو بچہ گالیاں بھی سیکھ لیتا ہے خواہ ان کو ان کا مطلب نہ بھی آتا ہو۔ یاد رکھیں بچہ یہ سب سکول یا ماحول یا دوستوں سے نہیں سیکھ رہا ہوتا بلکہ وہ یہ سب کچھ کارٹونز اور فلموں سے سیکھ رہا ہوتا ہے۔ اس بات سے کوئی بھی ہم میں سے انکار نہیں کر سکتا کہ ان جدید ایجادات اور ٹیکنالوجیز نے ترقی کی بے شمار راہیں کھول دیں ہیں۔ زندگی کی بہت سی آسانیاں ان ہی کی مرہون منت ہیں اگر ان کو صحیح انداز اور سوچ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو انسان اس کائنات کے چھپے علمی رازوں کو جان کر اپنے پیدا کرنے والے رب کے اور زیادہ قریب ہو سکتا ہے اور اس کی پیدا کی ہوئی اس کائنات کے ذرہ ذرہ کی تخلیق پر حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔

ایک اور اہم بات جس کی طرف والدین کی توجہ کی بہت ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ جب ہم بچے کی خوراک کا بہت زیادہ خیال رکھتے اور فکر مند رہتے ہیں کہ یہ کھانا پینا کم ہے لیکن والدین اس نظر سے اپنے بچے کو دیکھتے ہیں لیکن برگر، پیزہ، جوس اور چپس وغیرہ کھانا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ حالانکہ بچہ یہ چیزیں کھا کر موٹا ہو رہا ہوتا ہے۔ ایک تو اس طرح کی غذا کھانا اور دوسرا گھنٹوں ویڈیو گیمز، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، موبائل فون کا استعمال بچوں کو موٹا کرتا ہے تندرست یا صحت مند نہیں بناتا کیونکہ موٹاپا ایک بیماری ہے جو کہ بہت سی بیماریوں کا مو جب بنتا ہے۔ خاص کر شوگر کا موذی مرض آج کل زیادہ پھیل رہا ہے۔ اس کا سبب غیر صحت مند سرگرمیاں ہیں۔ اس کے علاوہ بچے نیند کی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ چڑچڑاپن اور ڈپریشن جیسی بیماری بھی لاحق ہو جاتی ہے۔ دوسرا بچے نہ صبح اٹھ کر نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی بروقت سکول جاتے ہیں۔ اس طرح تعلیمی سرگرمیاں بری طرح متاثر ہوتی ہیں۔ یہ خطرناک اور فکر مند صورت حال ہے۔ والدین کو اس طرف فوری اور خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بچوں کو وقت دیں اور ان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں۔ ان کو اکیلے پن کا نہ شکار ہونے دیں۔ ان کو کسی بھی موقع پر نظر انداز نہ کریں بلکہ ان کی دلچسپیوں میں شامل ہوں اور سب سے زیادہ ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ اپنے بچوں کے لئے بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی اور دنیوی دونوں میدانوں میں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور ان کی شخصیت ایک اعلیٰ مقصد کے پانے کی طرف گامزن ہو۔ ان کو اپنے محلہ اور خاندان کے بزرگوں سے ملائیں اور ان کا تعارف کروائیں آجکل خدا کے فضل سے MTA کی نعمت ہمارے گھروں میں موجود ہے۔ یہ بھی جدید ٹیکنالوجی کا شاہکار ہے۔ MTA پر ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات باقاعدہ بچوں کو اپنے پاس بیٹھا کر سنوائیں اور بعد میں بچوں کو پیارے امام کے خطبہ کا اصل مفہوم سمجھائیں۔ اس طرح بچوں میں خلیفہ وقت کی محبت پیدا ہوگی۔ اگر بچوں کے دل میں خلافت کی محبت پیوستگی تو پھر سمجھیں کہ آپ کے بچے محفوظ ہو گئے۔

مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ پاکستان

نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جاری کردہ تحریک نظام وصیت میں شمولیت کی بابت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2008ء تک جب کہ خلافت احمدیہ کو قائم ہوئے سو سال ہو جانے تھے یہ ہدف احباب کے سامنے رکھا کہ کم از کم پچاس فیصد چندہ دہندگان اس نظام میں شامل ہوں۔ یہ ہدف ابھی تک حاصل نہیں ہو سکا۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ 2015ء کی تجویز نمبر 1 یہ تھی کہ مجلس انصار اللہ اپنے دائرہ کار میں ہر سطح پر مؤثر کارروائی کے ذریعہ جلد از جلد یہ ہدف حاصل کر کے اپنے پیارے امام کی مبارک خواہش کو پورا کرنے والی بنے۔

تمام غیر موصی انصار بالخصوص عہدیداران اور بالعموم جملہ انصار سے درخواست ہے کہ وہ اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس آسمانی تحریک میں شمولیت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے انصار میں شامل ہوں۔ موصی انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ غیر موصی انصار کو اس کی اہمیت و برکات سے آگاہ فرماتے ہوئے اس میں شمولیت کی دعوت دیں اور معاونت بھی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو موصیان کیلئے دعائیں دی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کا وارث بنائے۔ آمین

موصیان کے لئے دعائیں: ”اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملوثی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔“

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف اُن لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بالکل تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراح ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین“

مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب

صحین چمن میں آیا اور برسات کر گیا

دل کی فضا میں نور کی برسات کر گیا
انصار کا رسالہ یہ خدمات کر گیا
تقویٰ شعاریات کو کالم میں ڈھال کر
بدیوں کے دُور ہم سے یہ خطرات کر گیا
مصلح موعود! تیرا یہ احسان یاد ہے
تو ہم سے دُور دور کی ظلمات کر گیا
اس کے شعور و فہم کا جتنا تھا سلسلہ
ہر ہر قدم پہ عشق کی عادات کر گیا
برسوں کی سرد مہری نے پتے نکل لئے
صحین چمن میں آیا اور برسات کر گیا
علم و ہنر، فکر اور دانش کا مرحلہ
پیدا عدو کے ذہن میں خدشات کر گیا
مجھ سے فقیر علم کا کاسہ پڑا تھا یوں
نظریں کرم کی پھیر کر خیرات کر گیا
تاریکیوں کے وقت میں جگنو بکھیر کر
کچھ اس طرح کے قوم کے حالات کر گیا
کہنے کو اب فراز! یہ باتیں عجیب ہیں
اک بے سرو سامان تھا جو مات کر گیا

مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب، کراچی

اچھی صحت برقرار رکھنے کے اصول

کسی بھی ملک کے عوام کی صحت و تندرستی اور خوشحالی کا اندازہ وہاں کی صفائی، پاکیزگی اور وسائل کی فراوانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ لہذا ہم ان پہلوؤں پر نظر ڈالتے ہیں جن کی بناء پر صحت کو برقرار رکھا جاسکتا ہے۔

ماحول کی آلودگی اور گندگی انسانی اور حیوانی صحت کے لئے مضر ہے۔ بعض لوگ اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ اکٹھا کر کے اپنے گھر کے آگے ہی پھینک دیتے ہیں جو تمام گلی میں پھیل کر مزید گندگی کا باعث بنتا ہے۔ اکثر گھروں میں پانی کی نکاسی کا انتظام بہتر نہیں ہے جسکی وجہ سے استعمال شدہ پانی گلیوں میں پھیل جاتا ہے۔ جس میں یہ کوڑا کرکٹ شامل ہو کر جراثیم پیدا کرتا ہے اور تمام علاقہ چمھروں اور دیگر حشرات کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ اپنے ماحول کو صاف رکھنے کا مطلب صرف گھر کی صفائی کر لینے تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں گلی، محلہ، بازار، شہر اور پھر ملکی سطح پر پاکیزہ ماحول تشکیل دینا شامل ہے۔

صحت کو برقرار رکھنے کے چند اصول

عمومی جسمانی صفائی: جلد کو صاف رکھنے کے لئے پانی کا استعمال ضروری ہے۔ چنانچہ صرف صاف پانی سے ہاتھ، منہ، پاؤں، بالوں اور ایسی تمام جگہوں کو دھونا ضروری ہے جہاں گندگی لگی ہوئی ہو۔ چنانچہ طہارت پانچ دفعہ وضو اور غسل کے ذریعے سے یہ سبق ہمیں پہلے ہی سکھایا جا چکا ہے۔ اسی طرح منہ اور دانتوں کی صفائی، ناک کے اندر سے صفائی اور طہارت کے دوسرے طریقے ہمارے مذہب کا حصہ ہیں۔

دانتوں کی صفائی میں مسواک کی بڑی اہمیت ہے۔ اس ذریعے سے نہ صرف دانت صاف تھرے ہو جاتے ہیں بلکہ مضبوط ہو جاتے ہیں اور کیڑوں سے بھی بچ جاتے ہیں اور غذا کے چبانے کا عمل جو غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے ضروری ہے آسان ہو جاتا ہے۔

متوازن غذا: متوازن غذا بھی جلد اور اندرونی جھلیوں کی صحت کو قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے۔ متوازن غذا میں وٹامن وافر مقدار میں ہوتے ہیں اور یہ اجزاء صحت کے لئے بہت ضروری ہیں۔ وٹامن اے، ڈی اور سی خاص طور پر جلد اور جھلیوں کی صحت کو قائم رکھنے میں ممد و معاون ہوتے ہیں۔ صاف ستھری تازہ سبزیاں اور پھل نیز دودھ اور دہی کے ذریعے سے یہ وٹامن حاصل ہو سکتے ہیں۔

سبزیوں اور پھلوں کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ انسان کے جسم میں Fiber بھی داخل ہوتا ہے۔ یہ غذا کا وہ حصہ ہے جو ہضم نہیں ہوتا بلکہ آنتوں کی صفائی کرتا ہوا جسم سے باہر خارج ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی وجہ سے آنتوں کا کام صحیح رہتا ہے۔

غرض غذا کی طرف توجہ دینا اور ایسی غذا استعمال کرنا جو مندرجہ بالا اصولوں پر پوری اترتی ہوں صحت کے لئے مفید ہے۔

مضر اشیاء سے بچنا: ایسی چیزوں سے جو مضر اثرات رکھتی ہیں اور جلد کو یا اندرونی جھلی کو نقصان پہنچاتی ہیں ان سے بچا جائے۔ جلد کو گر دوغبار اور مٹی سے نقصان پہنچتا ہے۔ اسی طرح بعض کیڑے اور جراثیم جلد کے اندر گھس کر جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ اس لئے کام کرتے وقت مناسب اوزاروں کا استعمال اور جلد کی صفائی کے لئے احتیاطوں پر عمل کرنا، ننگے پاؤں زمین پر نہ چلنا اور مناسب جوتے کا استعمال کرنا، وغیرہ سے ان مضر اثرات سے بچا جاسکتا ہے۔ اندرونی جھلیوں پر جو چیزیں اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان میں سرفہرست سگریٹ، حقہ، تمباکو اور نشیات کا استعمال ہے۔ اس کے علاوہ زیادہ مرچیں، تیز اہیت رکھنے والی چیزیں اور تیز مصالحے نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان سے بچنا ضروری ہے۔

سیر اور ورزش: حفظان صحت کے لئے سیر اور ورزش کو اہم مقام حاصل ہے۔ ”پرہیز علاج سے بہتر ہے“ یہ مقولہ تو سب نے سن رکھا ہے لیکن صحت کی قدر اسی وقت ہوتی ہے جب انسان کو کوئی مرض لاحق ہوتا ہے۔ صحت قائم رکھنے کے لئے افراط و تفریط سے بچنا چاہئے۔ مثلاً بہت زیادہ کھالیا اور سارا دن آرام کرنا اتنا ہی نقصان دہ ہے۔ جتنا کم کھانے کو ملنا اور سارا دن کام پر بٹھے رہنا ہے۔

صحت محض اس بات کا ہی نام نہیں کہ کوئی بیماری یا معذوری لاحق نہ ہو بلکہ یہ ضروری ہے کہ آدمی ذہنی طور پر بھی مطمئن اور آسودہ ہو اور ساتھ ہی ساتھ جسمانی طور پر بھی بہتر ہو۔

افراطی اور مضر کیفیات کے موجودہ دور میں جبکہ لوگوں کے پاس وقت بہت کم ہوتا ہے اور ورزش کی طرف سے عموماً غفلت دیکھنے میں آ رہی ہے۔ جسم کو صحت مند رکھنے کے لئے ورزش بہت ہی ضروری ہے۔ ایک طبقہ تو دن بدن آرام طلب اور کابل ہوتا جا رہا ہے اور ہاتھ پاؤں ہلانے کو معیوب اور عار سمجھتا ہے۔ حالانکہ خوراک بہترین کھاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کو تمام وہ بیماریاں جو کہ بسا خورگی کی وجہ سے ہو سکتی ہیں یعنی معدہ کی تکلیف، ذیابیطس، ہائی بلڈ پریشر اور دل کی مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہے۔

ایک کے مطابق ایک جوان شخص کو کم از کم چار میل گرمیوں میں اور چھ میل سردیوں میں پیدل ضرور چلنا چاہئے یا کسی نہ کسی ورزش کے ذریعے اس کی کوپورا کرے۔ اسی طرح چالیس سال سے زائد کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزانہ دو سے تین میل تک پیدل سیر کرے اور حسب حالات ہلکی چھلکی ورزش کرے۔ دنیا میں لمبی عمریں ہمیشہ ان لوگوں کی ہوتی ہیں جو ورزش اور پیدل چلنے کے عادی ہوں۔ کھلی فضاء میں رہتے ہوں اور سادہ غذا کھاتے ہوں جس میں کوشٹ کم اور سبزیاں زیادہ ہوں۔ اسی طرح پریشان حالی اور تفکرات سے پرہیز کرتے ہوں۔ پریشانیوں سے دماغ پر زیادہ بوجھ نہ ڈالتے ہوں اور تصنع سے پاک زندگی گزارتے ہوں۔

ورزش وہ اچھی ہوتی ہے جو مستقل اور مسلسل کی جاسکے۔ یہ درست ہے کہ سخت ورزش پٹھوں کو مضبوط بنانے، جسم کو

سڈول بنانے اور وزن بڑھانے کے لئے مفید ہے۔ لیکن سخت ورزش چالیس سال کے بعد اسی عمر یا بڑھاپے میں کرنی مشکل ہو جاتی ہے۔ اس لئے زیادہ تر لوگ چالیس سال تک پہنچ کر ورزش چھوڑ دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی صحت یکدم گرنے لگتی ہے۔ اس لئے صحت کو برقرار رکھنے کے لئے مفید ترین ورزش پیڈل سیر ہے۔ جو کہ اگر ہو سکے تو صبح سویرے ناشتے سے پہلے یا رات کو کھانے کے بعد کرنی چاہئے اگر وقت کم ہو تو گھر پر ہی ہلکی پھلکی ورزش کی جاسکتی ہے۔

ورزش کے دوران لمبے لمبے سانس لینا پھیپھڑوں کے لئے مفید ہے۔ اس سے زیادہ مقدار میں آکسیجن خون میں شامل ہوتی ہے۔ ورزش کے بعد یا سارا دن کام کاج کے بعد آرام مناسب حد میں کرنا نہایت ضروری ہے۔ اچھی طرح کام کرنے کے بعد چھ سے آٹھ گھنٹے کی نیند ضروری ہے۔ اس سے جسم اور ذہن کو آرام ملتا ہے۔ اور کھوئی ہوئی توانائی بحال ہو جاتی ہے اور انسان پھر سے نئے دن کا آغاز بھر پور طریقے سے کر سکتا ہے۔ رات کو جلد سونا اور صبح سویرے اٹھ جانا صحت کے لئے بہت مفید ہے۔

تمباکو نوشی کے نقصانات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تمباکو نوشی کے نقصانات کے بارے میں فرماتے ہیں:

(الف) تمباکو کے استعمال میں ایک خفیف قسم کے شمار یا سکر کی آمیزش ہے۔ اس لئے خواہ تھوڑے پیمانہ پر ہی سہی مگر بہر حال وہ اپنی اصل کے لحاظ سے ان نقصانات سے حصہ پاتا ہے جو شراب کے تعلق میں (دین) نے بیان کئے ہیں۔

(ب) تمباکو کے استعمال سے خواہ وہ حقہ اور سگریٹ کی صورت میں ہو یا زردہ اور نسوار کی صورت میں، انسان کو بسا اوقات ایسی مجالس یا صحبت یا سوسائٹی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جو دینی یا اخلاقی لحاظ سے اچھی نہیں ہوتی۔

(ج) تمباکو کے استعمال سے اوقات کو بے کار طور پر گزارنے اور وقت ضائع کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

(د) حقہ اور سگریٹ کے استعمال سے منہ میں ایک طرح کی بو پیدا ہوتی ہے۔ بو خدا کی رحمت کے فرشتوں کو بہت ہی نا پسند ہے اور اسی لئے آنحضرت ﷺ نے بو کی حالت میں (بیت الذکر) میں آنے سے منع فرمایا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تمباکو کی مذمت میں فرمایا ہے کہ حقہ اور سگریٹ نوش اعلیٰ الہام سے محروم رہتا ہے۔ اسی طرح یہ نقص ایک اہم دینی اور اخلاقی نقص بن جاتا ہے۔

(ه) تمباکو کے استعمال سے طبی اصول کے ماتحت قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے۔ جو اخلاقی اور دینی لحاظ سے سخت نقصان دہ ہے کیونکہ ایسا شخص نیکیوں کے اختیار کرنے اور بدیوں کا مقابلہ کرنے میں عموماً کم ہمتی دکھاتا ہے۔

(مضامین بشیر جلد 1 صفحہ 286، 287)

(مرسلہ: قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان)

مکرم نوید انجم صاحب۔ سرگودھا

سب سے مقدم دعا۔ طلب صراط مستقیم از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”انسان کی حقیقی دعا یہی ہے کہ وہ خدا تک پہنچنے کا سیدھا راستہ طلب کرے کیونکہ ہر ایک مطلوب کے حاصل کرنے کے لئے طبعی قاعدہ یہ ہے کہ ان وسائل کو حاصل کیا جائے جن کے ذریعہ سے وہ مطلب ملتا ہے اور خدا نے ہر ایک امر کی تحصیل کے لئے یہی قانون قدرت بظہر رکھا ہے کہ جو اس کے حصول کے وسائل ہیں وہ حاصل کئے جائیں اور جن راہوں پر چلنے سے وہ مطلب مل سکتا ہے وہ راہیں اختیار کی جائیں اور جب انسان صراط مستقیم پر ٹھیک ٹھیک قدم مارے اور جو حصول مطلب کی راہیں ہیں ان پر چلنا اختیار کر لے تو پھر مطلب خود بخود حاصل ہو جاتا ہے۔“

دعا سے صراط المستقیم کی تلاش: ”قدیم سے یہی قانون قدرت بندھا ہوا چلا آتا ہے کہ ہر ایک مقصد کے حصول کے لئے ایک مقررہ طریقہ ہے جب تک انسان اس طریقہ مقررہ پر قدم نہیں مارتا تب تک وہ امر اس کو حاصل نہیں ہوتا پس وہ شے جس کو محنت اور کوشش اور دعا اور تضرع سے حاصل کرنا چاہئے صراط مستقیم ہے۔ جو شخص صراط مستقیم کی طلب میں کوشش نہیں کرتا اور نہ اس کی کچھ پروا رکھتا ہے وہ خدا کے نزدیک ایک کج رو آدمی ہے اور اگر وہ خدا سے بہشت اور عالم ثانی کی راحتوں کا طالب ہو تو حکمت الہی سے یہی جواب دیتی ہے کہ اے نادان اول صراط مستقیم کو طلب کر پھر یہ سب کچھ تجھے آسانی سے مل جائے گا“

سب سے مقدم دعا: ”سو سب دعاؤں سے مقدم دعا جس کی طالب حق کو اشد ضرورت ہے طلب صراط مستقیم ہے“

دعا کے قبول ہونے کے دو طریق: اس جگہ یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دعا کا قبول ہونا دو طور سے ہوتا ہے۔ ایک بطور ابتلاء اور ایک بطور اصطفاء۔ بطور ابتلاء تو کبھی کبھی گنہگاروں اور نافرمانوں بلکہ کافروں کی دعا بھی قبول ہو جاتی ہے۔ مگر ایسا قبول ہونا۔ حقیقی قبولیت پر دلالت نہیں کرتا بلکہ از قبیل استدراج و امتحان ہوتا ہے لیکن جو بطور اصطفاء دعا قبول ہوتی ہے اس میں یہ شرط ہے کہ دعا کرنے والا خدا کے برگزیدہ بندوں میں سے ہو اور چاروں طرف سے برگزیدگی کے انوار آتا اس میں ظاہر ہوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ حقیقی قبولیت کے طور پر نافرمانوں کی دعا ہرگز نہیں سنتا بلکہ انہیں کی سنتا ہے کہ جو اس کی نظر میں راستباز اور اس کے حکم پر چلنے والے ہوں۔ سو ابتلاء اور اصطفاء کی قبولیت ادعیہ میں ماہر امتیاز یہ ہے کہ جو ابتلاء کے طور پر دعا قبول ہوتی ہے اس میں متقی اور خدا دوست ہونا شرط نہیں اور نہ اس میں یہ ضرورت ہے کہ خدا نے تعالیٰ دعا کو قبول کر کے بذریعہ اپنے مکالمہ خاص کے اس کی قبولیت سے اطلاع بھی دیوے اور نہ وہ دعائیں ایسی اعلیٰ پایہ کی ہوتی ہیں جن کا قبول ہونا ایک امر عجیب اور خارق عادت تصور ہو سکے لیکن جو دعائیں اصطفاء کی وجہ سے قبول ہوتی ہیں ان میں یہ نشان نمایاں ہوتے ہیں۔

- ❁ اول یہ کہ دعا کرنے والا ایک متقی اور راست باز اور کامل فرد ہوتا ہے۔
- ❁ دوسرے یہ کہ بذریعہ مکالمات الہیہ اُس دعا کی قبولیت سے اس کو اطلاع دی جاتی ہے۔
- ❁ تیسرے یہ کہ اکثر وہ دعائیں جو قبول کی جاتی ہیں نہایت اعلیٰ درجہ کی اور پیچیدہ کاموں کے متعلق ہوتی ہیں، جن کی قبولیت سے کھل جاتا ہے کہ یہ انسان کا کام اور تدبیر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص نمونہ قدرت ہے جو خاص بندوں پر ظاہر ہوتا ہے۔
- ❁ چوتھے یہ کہ ابتدائی دعائیں تو کبھی کبھی شاذ و نادر کے طور پر قبول ہوتی ہیں لیکن اصطفاائی دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔ بسا اوقات صاحب اصطفاائی دعا کا ایسی بڑی بڑی مشکلات میں پھنس جاتا ہے کہ اگر شخص ان میں مبتلا ہو جاتا تو بجز خودکشی کے اور کوئی حیلہ اپنی جان بچانے کیلئے ہرگز اُسے نظر نہ آتا۔ چنانچہ ایسا ہوتا بھی ہے کہ جب کبھی دنیا پرست لوگ جو خدا تعالیٰ سے مجبور و دور ہیں بعض بڑی بڑی ہمووم و غمووم و امراض و آسقام و بلیات لائیل میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو آخر وہ باعوض ضعف ایمان خدائے تعالیٰ سے ناامید ہو کر کسی قسم کا زہر کھالیتے ہیں یا کنوئیں میں گرتے ہیں یا بندوق وغیرہ سے خودکشی کر لیتے ہیں لیکن ایسے نازک وقتوں میں صاحب اصطفاء کا بوجہ اپنی قوت ایمانی اور تعلق خاص کے خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہایت عجیب در عجیب مدد دیا جاتا ہے اور عنایت الہی ایک عجیب طور سے اس کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے یہاں تک کہ ایک محرم راز کا دل بے اختیار بول اٹھتا ہے کہ یہ شخص مؤید الہی ہے۔
- ❁ پانچویں یہ کہ صاحب اصطفاائی دعا کا مور و عنایات الہیہ کا ہوتا ہے اور خدائے تعالیٰ اس کے تمام کاموں میں اس کا متولی ہو جاتا ہے اور عشق الہی کا نور اور مقبولانہ کبریائی کی مستی اور روحانی لذت یابی اور نعم کے آثار اس کے چہرہ میں نمایاں ہوتے ہیں“
- خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرتا: ”اپنے مولیٰ پر قوی امید رکھو اور اس کی ذات بابرکت کو سب سے زیادہ پیارا بناؤ کہ وہ اپنے قوی یقین بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور اپنے سچے رجوع دلانے والوں کو ورطہ غمووم میں نہیں چھوڑتا“

نماز کی ادائیگی

- ❁ پہلی نصیحت میں آپ کو یہ کرنا ہوں کہ بیچ وقتہ نماز کا اہتمام کریں۔ مرد (بیوت الذکر) میں آکر باجماعت نماز ادا کریں۔
- ❁ جو بچے دس سال سے زائد عمر کے ہیں وہ بھی (بیوت الذکر) میں آکر باجماعت نماز ادا کریں۔
- ❁ اور والدین نے اگر اپنے بچوں کی صحیح تربیت نہ کی اور نمازوں کا عادی نہ بنایا تو وہ آخرت میں جو ابدہ ہونگے۔

(مشعل راہ جلد پنجم صفحہ 142)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان)

مکرم راجہ سعید احمد صاحب، ماڈل کالونی کراچی

بلند فشار خون (ہائی بلڈ پریشر)

بلند فشار خون (ہائی بلڈ پریشر) خون کی ایک بیماری ہے جس میں خون کا دباؤ شریانیوں پر اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ وہ صحت کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر دل کا دورہ، فالج یا گردوں کی بیماری مگر اس کا ایک اور پہلو بھی ہے کہ یہ بغیر علامت کے بھی سالوں تک کسی فرد کو ہو سکتا ہے اور خون کی مایوں اور دل کو بغیر کسی علامت کے مستقل نقصان پہنچاتا رہتا ہے۔ البتہ کچھ لوگوں کو بلند فشار خون کے ابتدائی دنوں میں سر درد، ناک سے خون آنا اور غنودگی کی تکلیف رہتی ہے۔ یہ علامات عام طور پر اس وقت تک ظاہر نہیں ہوتیں جب تک بلڈ پریشر خطرناک حد تک بڑھ نہ چکا ہو۔ لہذا بلڈ پریشر کا معائنہ ڈاکٹر سے چیک اپ کے دوران ایک لازمی حصہ ہے۔

ہائپر ٹینشن یا بلند فشار خون کی وجوہات عام طور پر اتنی معلوم نہیں ہیں مگر اس میں سگریٹ نوشی، ہونا پاپا، ورزش کی کمی، ذیابیطس، نمک کا زیادہ استعمال اور ذہنی دباؤ بلڈ پریشر کے اسباب ہو سکتے ہیں۔ طبی ماہرین اس کی شناخت کے لئے جو آلہ استعمال کرتے ہیں اس کا نام Spygmonanometer ہے۔ جس میں بلڈ پریشر کے مختلف درجوں کی جانچ کی جاتی ہے۔ نارمل بلڈ پریشر 120/80 mmHg ہے۔ تاہم عمر کے لحاظ سے اس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ اگر یہ 140/90 mm Hg سے زیادہ ہے تو یہ علامت ہائی بلڈ پریشر کی ہو سکتی ہے۔ بلڈ پریشر دن بھر اوپر نیچے ہوتا رہتا ہے اور کبھی کبھی ڈاکٹر سے ملاقات کے دوران بھی تناؤ کی وجہ سے بلڈ پریشر ہائی ہو جاتا ہے جس کو عام اصطلاح میں White Coat Hyper Tension کہتے ہیں۔ بلڈ پریشر کو دونوں ہاتھوں میں جانچنا ضروری ہے تاکہ فرق معلوم کیا جاسکے۔

بلڈ پریشر کے علاج کا مقصد بلڈ پریشر کو 130/80 mm Hg سے نیچے رکھنا یا شوگر اور گردے کے مرض میں مبتلا افراد کے لئے اس سے بھی کم درجے پر رکھنا مقصود ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کو علاج کے ساتھ صحت مند گریجویٹوں سے بھی کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً ورزش کم کرنا، اچھی صحت مند خوراک، تمباکو نوشی سے پرہیز، سوڈیم کا کم استعمال، باقاعدہ ورزش لازمی ہیں۔ ماہرین کے مطابق سبزی، پھلوں اور کم چربی والے ڈیری فوڈ وغیرہ کا استعمال بلڈ پریشر کے خطرے کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر ایک ایسی بیماری نہیں ہے کہ جس میں ایک مرتبہ علاج کروایا اور پھر احتیاط کی ضرورت ختم ہو گئی بلکہ پوری زندگی احتیاط لازمی ہے۔ دواؤں کے باقاعدہ استعمال کے ذریعے اس کو قابو میں رکھا جاسکتا ہے۔ اگر کسی دوائی کا سائیڈ افیکٹ ہو رہا ہے تو اپنے معالج کو اس سے آگاہ کریں مگر دوائیوں کا استعمال ترک نہ کریں اس بیماری سے لڑنے کے لئے مریض یا ڈاکٹر اکیلے اکیلے مقابلہ نہیں کر سکتے بلکہ اس کے لئے دونوں میں مکمل تعاون اور ہم آہنگی ضروری ہے۔

مرسلہ: منتظم اشاعت مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ

جدید ایجادات کا مفید استعمال

مجلس شوریٰ پاکستان 2016ء میں تجویز نمبر 2 یہ تھی کہ:

”موجودہ دور میں جدید ایجادات کے مفید استعمال کے بارہ میں آگاہی کی ضرورت ہے۔ سوشل میڈیا گزرتے دنوں کے ساتھ ہماری زندگی میں اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے جہاں معلومات اور رابطے کے لئے کروڑوں افراد آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ جدید ایجادات اور خصوصاً سوشل میڈیا کے مفید اور مثبت استعمال کے بارہ میں مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے تاکہ اس کے منفی اثرات جیسے بے پردگی، افواہ سازی، وقت کا ضیاع، گپ بازی، جھوٹ اور دھوکہ دہی وغیرہ کے بد اثرات سے احمدی معاشرہ محفوظ رہے“ (الفضل 4 اپریل 2016ء)

ایک پہلو سے آج کل جو چیز احباب جماعت کو پریشان کر رہی ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف اور دیگر جماعتی کتب کا حصول ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کتنا احسان ہے کہ اس نے ہمارے لئے یہ مشکل آسان کر دی اور ہمیں ایک ایسا راہنما عطا فرمایا جو ہر وقت ہماری صحیح راہنمائی کرتا ہے۔ میری مراد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہے۔ آپ نے 15 اکتوبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں ہماری راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا:

”آج خدا تعالیٰ نے ان کتابوں کو نشر کرنے کے اور (دین حق) کے مخالفین کے جواب دینے کے پہلے سے بڑھ کر ذرائع مہیا فرما دیئے ہیں جو تیز تر ہیں۔ کتابیں پہنچنے میں وقت لگتا تھا۔ اب تو یہاں پیغام نشر ہوا اور وہاں پہنچ گیا۔ یہاں کتاب پرنٹ ہوئی اور دوسرے End سے نکال لی گئی۔ آج حضرت مسیح موعودؑ کی کتب، قرآن کریم اور دوسرا (دینی) لٹریچر انٹرنیٹ کے ذریعہ، ٹی وی کے ذریعہ نشر ہونے کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔ جو تیزی میڈیا میں آج کل ہے آج سے چند دہائیاں پہلے ان کا تصور بھی نہیں تھا۔ پس یہ مواقع ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں کہ (دین حق) کی (اشاعت) اور دفاع میں ان کو کام میں لاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جدید ایجادات اس زمانہ میں ہمارے لئے اس نے مہیا کی ہیں ہمارے لیے یہ مہیا کر کے (-) کے کام میں سہولت پیدا فرمادی ہے اور ہماری کوشش اس میں یہ ہونی چاہئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے کے، ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اٹھانے کے، ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اٹھائیں۔ ان کو کام میں لائیں اور اگر اس گروہ کا ہم حصہ بن جائیں جو مسیح (موعود) کے پیغام کو دنیا میں پہنچا رہا ہے تو ہم بھی اس گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں، ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کی خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے“

حضرت مسیح موعودؑ تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اے سونے والو بیدار ہو جاؤ، اے غافلوا اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب کا وقت آگیا یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا اور تفریح کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکبر کا.....

پس بغیر کسی پریشانی کے ہمیں ان ایجادات کے مفید استعمال کی طرف فوری بھرپور اور خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ آج کے دور میں کتب کے مطالعہ کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں تو پھر دیر کس بات کی۔ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ کتب کے مطالعہ کے بارے میں کچھ معلومات پیش کرنا ہوں جو یقیناً مفید ثابت ہوں گی۔ آج کل ان کتب کے مطالعہ کے لئے جدید قسم کے ریڈرز بھی مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ ان میں بھی مطالعہ کے لئے بہت سی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ مثلاً آپ ایک وزنی کتاب کی بجائے ریڈر کی بدولت آپ سہولت سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔ ریڈر سے مطالعہ کے لئے کسی لیپ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ موبائل فون کی طرح اس میں بھی روشنی ہوتی ہے جس کو آپ اپنی مرضی سے کم یا زیادہ کر سکتے ہیں۔ ریڈرز کو استعمال کرنے کے لئے چارج کرنا پڑتا ہے۔ اچھے ریڈرز کئی دن تک ایک دفعہ چارج کرنے کے بعد استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ ریڈرز میں آپ اپنی مرضی کی جگہوں کو نشان زدہ کر سکتے ہیں اور نوٹس وغیرہ بھی لے سکتے ہیں اگر کسی لفظ کا مطلب آپ نہیں جانتے تو آپ کو الگ سے لغت دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ریڈر میں ہی لغت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ان ریڈرز میں کتب کے ذخیرہ کرنے کی گنجائش بہت زیادہ ہوتی ہے اور اس طرح آپ سہولت سے ساتھ بہت سی کتب با آسانی اپنی جیب میں رکھ سکتے ہیں۔ آج کل جدید موبائل فونز پر بھی آپ مطالعہ کر سکتے ہیں اور موبائل فون میں ریڈر کے طور پر کتب ذخیرہ کر سکتے ہیں۔

ای بک کے فوائد: ای بک الیکٹرونک فارمیٹ میں ایک ایسی کتاب ہے جسے کسی کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، ٹیبلیٹ، سمارٹ فون وغیرہ پر ڈاؤن لوڈ کر کے سکرین پر پڑھا جاسکتا ہے۔ ان کتب کے بے شمار فوائد میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

- ✽ ان کو حاصل کرنے کا طریقہ نہایت ہی آسان ہے۔ آپ اپنے دوست احباب سے یہ کتب حاصل کر سکتے ہیں یا براہ راست انٹرنیٹ کی مدد سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔
- ✽ یہ کتب فوری طور پر دنیا کے ہر ایک موضوع پر مہیا ہو سکتی ہیں۔
- ✽ آپ ایک ہی جگہ پر بیٹھے بیٹھے مثنوں میں کتابیں ڈاؤن لوڈ کر کے مطالعہ شروع کر سکتے ہیں اور آپ کو کتاب خریدنے کے لئے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- ✽ اگر آپ کو کچھ معلومات فوری طور پر حاصل کرنی ہو تو بغیر لائبریری جائے آپ صرف اپنے سمارٹ فون وغیرہ کی مدد سے حاصل کر سکتے ہیں۔
- ✽ ان کو رکھنے کے لئے آپ کو کچھ بھی جگہ نہیں چاہئے۔ آپ ایک بہت بڑی لائبریری اپنی جیب یا ایک کمپیوٹر میں محفوظ کر سکتے ہیں۔
- ✽ مصروفیات کے باعث بسا اوقات مطالعہ کتب کا باقاعدہ وقت میسر نہیں ہوتا ایسے میں اس سہولت کے باعث جہاں بھی وقت میسر ہو مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔
- ✽ اکثر کتب میں سرچ انجن کی سہولت کی بدولت معلومات فوری طور پر اخذ کی جاسکتی ہیں۔

قیادت عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان

مجلس انصار اللہ کی مساعی

ریفریشر کورس، میٹنگز، اجلاسات و اجتماعات

ماہ مئی نظامت اعلیٰ ضلع فیصل آباد کے زیر اہتمام سالانہ تربیتی اجتماع 10 حلقہ جات 109 ورکشاپ، کوکھووال، گھسیٹ پورہ، لاٹھیانوالہ، جڑانوالہ، 96 صرتج، 76 گ ب ستیانہ، 88 ہسیانہ، سمندری، گنڈا سنگھ والا میں منعقد ہوا۔ ان مقامات پر بالترتیب مکرم شبیر احمد قبا صاحب، مکرم امین احمد تنویر صاحب، مکرم مرنبی صاحب ضلع، مکرم ثکلیل احمد قریشی صاحب، مکرم ظفر احمد ظفر صاحب، مکرم ضیاء اللہ بھٹرا صاحب، مکرم رئیس احمد طاہر صاحب، مکرم محمد رحیم الفضل صاحب، مکرم انصار احمد نذر صاحب اور مکرم عبدالقدیر قمر صاحب نے شمولیت کی۔ ورزشی و علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ حاضری بالترتیب 257، 145، 57، 166، 67، 142، 51، 86، 48، 172 رہی۔

13 اپریل کو نظامت اعلیٰ ضلع لہ: کارپوریشن کورس اور تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس اور مکرم منور احمد تنویر صاحب معاون صدر نے شمولیت کی اور ہدایات دیں۔ حاضری 110 رہی۔

13 اپریل کو نظامت اعلیٰ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: کارپوریشن کورس منعقد ہوا۔ مکرم عبد السميع خان صاحب اور مکرم ثکلیل احمد قریشی صاحب نے شمولیت کی۔ حاضری 38 رہی۔

ماہ مئی مجلس بارہ کھوسلا آباد: کا جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم ہاشم صاحب اعلیٰ علاقہ منعقد ہوا۔ حاضری 19 رہی۔

ماہ مئی نظامت اعلیٰ ضلع راولپنڈی: کی تمام مجالس میں 22 اجلاسات یوم خلافت منعقد ہوئے۔ مجموعی حاضری 1238 رہی۔

ماہ مئی مجلس واہ کینٹ راولپنڈی: کے 7 حلقہ جات (شرقی، بیت الحمود، ماڈل کالونی، آفیسرز کالونی، لالہ رخ، لالہ زار، گدوال) میں جلسہ ہائے یوم خلافت منعقد ہوئے۔ حاضری بالترتیب 18، 20، 14، 17، 18، 13، 18 رہی۔

کیم مئی مجلس ماڈل کالونی کراچی: کا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے شمولیت کی۔ حاضری 131 رہی۔

کیم مئی مجلس جامی کراچی: کے زیر اہتمام سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ محترم صدر مجلس نے شمولیت کی۔ حاضری 81 رہی۔

کیم مئی مجلس کوہا نوالہ شرقی: کے زیر اہتمام گل روڈ میں علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ مکرم عبد السميع خان صاحب قائد اصلاح و ارشاد نے شمولیت کی۔ حاضری 112 رہی۔

- کیم مئی مجلس جوہر ٹاؤن لاہور: کے زیر اہتمام اجتماع تربیت نومبائےین منعقد ہوا۔ حاضری 20 رہی۔
- کیم مئی مجلس بھائی گیٹ لاہور: کے زعماء، سائقین اور ممبران عاملہ کاریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم ہاشم صاحب اعلیٰ نے جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ حاضری 18 رہی۔
- کیم مئی مجلس دہلی گیٹ لاہور: کے زیر اہتمام تربیتی اجتماع بیت الحمد میں منعقد ہوا۔ حاضری 37 رہی۔
- کیم مئی نظامت اعلیٰ علاقہ میرپور خاص: کا ایک روزہ اجتماع نواز آباد فارم میں منعقد ہوا۔ حاضری 150 رہی۔
- 3 مئی مجلس دارانور فیصل آباد: کے زیر اہتمام کلاس داعیان و سوال و جواب کا پروگرام منعقد ہوا۔ مکرم قائد صاحب اصلاح و ارشاد نے شمولیت کی۔ حاضری 66 رہی۔
- 5 مئی 8 مئی نظامت اعلیٰ ضلع رحیم یار خان، لودھراں اور بہاولپور: کا محترم صدر مجلس اور مکرم منور احمد تنویر صاحب معاون صدر نے دورہ کیا۔ صدر محترم نے اپنے خطابات میں مجالس اور ضلع کا جائزہ پیش کر کے ہدایات دیں۔ حاضری رحیم یار خان 84، حاضری لودھراں 60 اور حاضری بہاولپور 83 رہی۔ بہاولپور میں علاقہ اور ضلع کاریفریشر کورس منعقد ہوا۔
- 7 مئی نظامت اعلیٰ ضلع راولپنڈی: کے زیر اہتمام مجالس واہ کینٹ و فیکسلا کاریفریشر کورس منعقد ہوا۔ حاضری 37 رہی۔
- 15 مئی مجلس بھائی گیٹ لاہور: کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ حاضری 62 رہی۔
- 15 مئی مجلس بانڈ و کچر لاہور: کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ حاضری 63 رہی۔
- 15 مئی مجلس 194 رب الہیا نوالہ فیصل آباد: کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ حاضری 232 رہی۔
- 16 مئی مجلس مقامی ریوڈ: کے زیر اہتمام صدر بلاک شرقی و غربی کے عہدیداران کاریفریشر کورس زیر صدارت مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی منعقد ہوا۔ شعبہ جات کے بارہ میں ہدایات دی گئیں۔ حاضری 110 رہی۔
- 20 مئی نظامت اعلیٰ ضلع کوٹہ نوالہ: کا ضلعی اجتماع بمقام گرمولہ ورکاں منعقد ہوا۔ مکرم قائد صاحب عمومی اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب صدر صف دوم نے شمولیت کی۔ حاضری 118 رہی۔
- 20 مئی مجلس باغبانپورہ کوٹہ نوالہ: کا اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم نائب صدر صاحب صف دوم اور مکرم عبدالقدیر قمر صاحب نائب قائد اصلاح و ارشاد نے شمولیت کی۔ حاضری 108 رہی۔
- 20 مئی نظامت اعلیٰ ضلع حافظ آباد: کاریفریشر کورس بمقام پریم کوٹ منعقد ہوا۔ محترم صدر مجلس، مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد تربیت نومبائےین اور مکرم منور احمد تنویر صاحب معاون صدر نے شمولیت کی۔ صدر محترم نے تمام عہدیداران کو اپنے اپنے شعبہ جات میں کام کرنے کے حوالے سے نصائح کیں۔ حاضری 80 رہی۔

21 مئی نظامت اعلیٰ ضلع لاہور: کے زیر اہتمام صف دوم وصیت سیمینار بمقام ماڈل ٹاؤن لاہور منعقد ہوا۔ محترم صدر مجلس نے شمولیت کی۔ حاضری 68 رہی۔

22 مئی نظامت اعلیٰ ضلع خوشاب: کے زیر اہتمام ڈیرہ ورکان میں ضلعی ریفریشر کورس عہدیداران منعقد ہوا۔ مکرم قائد صاحب عمومی، مکرم قائد صاحب اصلاح و ارشاد اور مکرم مجید احمد قریشی صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ سرکوڈہا نے شمولیت کی۔ شعبہ جات کے جائزے پیش کر کے ہدایات دیں۔ حاضری 76 رہی۔

22 مئی مجلس ٹیکسٹائل راولپنڈی: کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ حاضری 27 رہی۔

22 مئی مجلس دہلی گیٹ لاہور: زیر صدارت مکرم زعیم صاحب اعلیٰ مجلس جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ حاضری 28 رہی۔

22 مئی مجلس رفاہ عام سوسائٹی کراچی: کے زیر اہتمام بیت المسرور میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ حاضری 30 رہی۔

27 مئی مجلس 194 رب الاھیا نوالہ فیصل آباد: کے زیر اہتمام اجتماع منعقد ہوا۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ مکرم نکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد عمومی نے شمولیت کی۔ حاضری 164 رہی۔

27 مئی مجلس علی پور چٹھہ: کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ حاضری 18 رہی۔

27 مئی نظامت اعلیٰ علاقہ لاہور: کے زیر اہتمام یوم خلافت اور پکنک کا پروگرام بمقام ڈیرہ مکرم کزنل ظفر علی صاحب منعقد ہوا۔ محترم صدر مجلس، مکرم قائد صاحب عمومی، مکرم نائب صدر صاحب صف دوم اور مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ نے شرکت کی۔ مقابلہ جات اور تقسیم انعامات بھی ہوئے۔ صدر محترم نے خلافت کی اہمیت، ضرورت اور برکات کے موضوع پر خطبہ دیا۔ حاضری 200 رہی۔

27 مئی مجلس کریم نگر فیصل آباد: کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ حاضری 100 رہی۔

28 مئی مجلس جوہر ٹاؤن لاہور: کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔ حاضری 49 رہی۔

28 مئی مجلس بھائی گیٹ لاہور: کے زیر اہتمام حلقہ با دمی باغ میں یوم خلافت کا پروگرام منعقد ہوا۔ حاضری 30 رہی۔

29 مئی مجلس فیصل ٹاؤن لاہور: کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ محترم صدر مجلس اور مکرم ناظم صاحب اعلیٰ علاقہ لاہور نے شمولیت کی۔ حاضری 60 رہی۔

29 مئی مجلس بھائی گیٹ لاہور: کے زیر اہتمام حلقہ کریم پارک میں یوم خلافت کا پروگرام منعقد ہوا۔ حاضری 45 رہی۔

29 مئی مجلس بھائی گیٹ لاہور: کے زیر اہتمام حلقہ کریم پارک میں اجلاس یوم والدین میں حاضری 48 رہی۔

29 مئی مجلس مظہورہ لاہور: کا اجلاس یوم خلافت منعقد ہوا۔ حاضری 80 رہی۔

- 29 مئی مجلس بیت التوحید لاہور: کے حلقہ مسلم ناؤن نے جلسہ یوم خلافت منایا۔ حاضری 84 رہی۔
- 29 مئی مجلس الطاف پارک لاہور: کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ حاضری 55 رہی۔
- 29 مئی مجلس ماڈل کالونی کراچی: کے زیر اہتمام بیت الثناء میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ حاضری 97 رہی۔
- 29 مئی مجلس لکھنؤ ضلع کوچرانوالہ: کے زیر اہتمام احمدیہ بیت الذکر میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔
- 29 مئی مجلس پک پٹھان ضلع کوچرانوالہ: کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ حاضری 36 رہی۔
- 29 مجلس واہ کینٹ راولپنڈی کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔ مکرم قائد صاحب تربیت نے شمولیت کی حاضری 144 رہی۔

3-2 جون نظامت اعلیٰ ضلع مظفر آباد AK: کے زیر اہتمام دو روزہ سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ مقابلہ جات اور تقسیم انعامات بھی ہوئے۔ محترم صدر مجلس اور مظفر احمد درانی صاحب قائد تعلیم القرآن اور ناظم اعلیٰ علاقہ میر پور AK نے شمولیت کی۔ حاضری 32 رہی۔

4 جون نظامت اعلیٰ ضلع ننکانہ صاحب: کے زیر اہتمام بمقام 45 مرٹھ عہدیداران مجالس کاریف ریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم نائب صدر صاحب صف دوم، مکرم قائد صاحب اصلاح و ارشاد اور مکرم قائد صاحب عمومی نے شمولیت کی حاضری 43 رہی۔

میڈیکل کیمپس و خدمت خلق (ایشار)

ماہ اپریل مجلس واہ کینٹ راولپنڈی لاہور: نے دوران ماہ میڈیکل کیمپس کے ذریعہ 58 مریضوں کو ادویات دیں۔

29 اپریل نظامت اعلیٰ ضلع فیصل آباد: کے زیر اہتمام 61 رتب میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ 167 مریضوں نے استفادہ کیا۔

کیم مئی نظامت اعلیٰ علاقہ میر پور خاص: نے میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جس میں کوسے بچنے کے لئے 150 افراد کو دوائی دی۔

ماہ مئی مجلس ڈیفنس ناصر لاہور: نے نادرن ایریا میں مستحق مریضان کے لئے مبلغ 35000 روپے مرکز میں جمع کروائی۔

ماہ اپریل نظامت اعلیٰ ضلع حافظ آباد: کی 9 مجالس نے 271 من گندم 266 مستحق افراد میں تقسیم کی۔

ماہ مئی مجلس ماڈل کالونی کراچی: نے دو مقامات پر 4 میڈیکل کیمپس لگا کر 1928 مریضوں کو ادویات دیں جبکہ ایک ناصر نے عطیہ خون دیا۔ اس طرح اب تک 5 انصار عطیہ خون دے چکے ہیں۔

ماہ مئی مجلس گھنٹیا لیاں خورو: نے 888 کلو گندم کا عطیہ اکٹھا کیا اور 5 مستحقین میں تقسیم کیا۔

ماہ مئی مجلس مقامی ربوہ: کے زیر انتظام دوران ماہ 38 میڈیکل کیمپس لگائے گئے جن میں 3264 مریضوں کو ادویات دیں، نغراء و مستحقین کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کیلئے 120 ان سلعے کپڑے مرکز بھجوائے جبکہ 66 اجتماعی وقار عمل

ہوئے جن میں 2417 انصار نے حصہ لیا۔

ماہ مئی نظامت اعلیٰ ضلع فیصل آباد: نے دوران ماہ 4 میڈیکل کیمپس میں 4525 مریضوں کو ادویات دیں، مجالس کی سطح پر 14 میڈیکل کیمپس میں 1657 مریضوں کو ادویات دی گئیں، 8 انصار نے عطیہ خون دیا، 21 نئے سوٹ، 1715 کلوگرام گندم مستحقین میں تقسیم کی گئی اور 11 طلباء کی مالی مدد کی گئی۔

ماہ مئی مجلس 565 گب فیصل آباد: نے ایک نادر مستحق کو مبلغ 30000 روپے علاج معالجہ اور 10 مندرگندم مستحقین میں تقسیم کی۔
 ماہ مئی نظامت اعلیٰ ضلع عمرکوٹ: نے 20 افراد میں 15 من گندم اور ادویات وغیرہ کے لئے 20000 روپے کی رقم دی۔
 ماہ مئی مجلس بھائی گیٹ لاہور: نے سگیاں بانٹی پاس کھوکھراؤن میں دو میڈیکل کیمپس لگائے جن میں مجموعی طور پر 180 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

29 مئی مجلس صدر راولپنڈی: کے زیر اہتمام پھول گراں میں میڈیکل کمپ کا انعقاد کیا گیا۔ 55 مریضوں استفادہ کیا۔

وقار عمل

ماہ مئی مجلس کوثر انوالہ غربی: نے بیت الذکر میں وقار عمل کیا۔ جس میں 4 انصار، 4 خدام اور 4 اطفال نے حصہ لیا۔
 کیم مئی مجلس ایوان توحید راولپنڈی: کے زیر اہتمام وقار عمل اور کلو جمیٹا اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ حاضری 55 رہی۔
 کیم مئی مجلس صدر راولپنڈی: کے زیر اہتمام ایوب پارک میں وقار عمل کیا گیا۔ 32 انصار، خدام اور اطفال نے حصہ لیا۔
 کیم مئی مجلس واہ کینٹ راولپنڈی: کے زیر اہتمام واہ گارڈن میں وقار عمل کیا گیا جس میں 21 انصار نے حصہ لیا۔
 8 مئی مجلس دہلی گیٹ لاہور: کے زیر اہتمام بیت الذکر میں صفائی کی گئی جس میں 5 انصار نے وقار عمل میں حصہ لیا۔
 15 مئی مجلس ماڈل کالونی کراچی: کے تحت اجتماعی وقار عمل میں بیت الذکر کی صفائی کی گئی۔ 25 انصار نے حصہ لیا۔
 22 مئی مجلس گلزار ہجری کراچی: نے وقار عمل کیا جس میں 21 انصار نے حصہ لیا۔
 22 مئی مجلس بھائی گیٹ لاہور: نے پارک مینار پاکستان میں وقار عمل کیا۔ 5 انصار نے حصہ لیا۔
 22 مئی مجلس رفاہ عام سوسائٹی کراچی: نے بیت الذکر میں وقار عمل کیا۔ 15 انصار نے حصہ لیا۔
 22 مئی مجلس گلشن جامی کراچی: نے وقار عمل کیا جس میں 32 انصار نے حصہ لیا۔
 22 مئی مجلس الطاف پارک لاہور: نے ضلعی انتظام کے تحت ہونے والے اجتماعی وقار عمل حصہ لیا۔ 4 انصار نے حصہ لیا۔
 22 مئی نظامت اعلیٰ ضلع لاہور: کے زیر اہتمام ہونے والے اجتماعی وقار عمل میں 11 بلاک کی 46 مجالس سے 5، 5 انصار شریک ہوئے۔ کل حاضری 236 رہی۔

22 مئی نظامت علی اضلع لاہور: کے زیر اہتمام لال پُل مغلپورہ سے تا چپورہ نیپل تک نہر کے دونوں کناروں پر ہونے والے اجتماعی وقار عمل میں مجلس گلشن پارک کے چاروں حلقہ جات سے 27 انصار نے حصہ لیا۔

28 مئی مجلس مغل پورہ لاہور: نے شالا مارباغ میں وقار عمل کیا۔ پارک میں موجود استعمال شدہ اشیاء، درختوں کے پتے وغیرہ اٹھائے کر پارک کی صفائی کی گئی۔ تین حلقہ جات سے مجلس کے 30 انصار نے حصہ لیا۔

29 مئی مجلس محمود آباد کراچی: کے زیر اہتمام بیت الصدی میں وقار عمل کا پروگرام ہوا۔ صفائی کر کے کچرا اٹھایا گیا اور درختوں کی کانٹ چھانٹ کی گئی، پودوں کو پانی دیا گیا اور چھڑ کاؤ کیا گیا۔ 25 انصار اور 13 طفل نے حصہ لیا۔

ذہانت و صحت جسمانی

کیم مئی مجلس صدر راولپنڈی: کی پنک و ورزشی مقابلہ جات ایوب پارک میں منعقد ہوئے۔ بیڈمنٹن، کرکٹ کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ اس دوران وقار عمل بھی کیا گیا۔ حاضری 32 رہی۔

کیم مئی نظامت علی اضلع عمر کوٹ: کے 40 انصار نے علاقائی انتظام کے تحت ہونے والے علمی و ورزشی مقابلہ جات، بہ مقام نواز آباد فارم میں حصہ لیا۔

کیم مئی مجلس الطاف پارک لاہور: کی پنک بلاک سطح پر منعقد ہوئی۔ مکرم نگران بلاک صاحب نے صبح کی سیر اور ورزش کے فوائد اور اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ حاضری 6 رہی۔

کیم مئی بلاک نور سوم (کوٹ لکھپت، ہروپ، گارڈن، ٹاؤن شپ، گرین ٹاؤن) نے ضلعی ہدایت کے مطابق آئیڈیل پارک میں پنک منائی۔ مکرم ڈاکٹر مسعود احمد طاہر صاحب نے Heatstroke پر طبی لیکچر دیا۔ مقابلہ مشاہدہ معائنہ بھی ہوا۔

8 مئی مجلس ڈیریا نوالہ ضلع نارووال: کے زیر اہتمام پنک اور تربیتی پروگرام قریبی پارک میں منعقد کیا گیا۔ حاضری 70 رہی۔

8 مئی مجلس بھائی گیٹ لاہور: کا سیر کا پروگرام منعقد ہوا۔ انصار سائیکل پر، پیدل اور موٹر پر مینار پاکستان پہنچے۔ پیدل واک کے بعد مکرم چوہدری مبشر صاحب نے طبی لیکچر دیا اور مکرم زعمیم علی صاحب نے گو اور ہیضہ سے بچاؤ کا نسخہ پڑھ کر سنایا۔ حاضری 19 رہی۔

15 مئی مجلس بھائی گیٹ لاہور: کی پنک کھرپڑ کے ایک ڈیرہ پر ہوئی۔ انصار نے دیہات کی مٹھی لسی سے لطف اٹھایا، بزرگوں سے ملاقات اور واقعات سنے۔ مکرم ڈاکٹر پرویز ظریف صاحب نے صحت و تندرستی اور موجودہ موسم میں پیدا ہونے والی بیماریوں اور ان کے سدباب سے متعلق طبی لیکچر دیا۔ حاضری 17 انصار رہی۔

15 مئی مجلس فیصل ٹاؤن لاہور: کے زیر اہتمام ماڈل ٹاؤن پارک میں پنک منائی گئی جس میں دوسری تینوں مجالس کے 29

انصار سمیت مجلس کے 23 انصار نے شرکت کی۔

15 مئی مجلس سرو بگا روڈ لاہور: کے زیر اہتمام روہی مالہ کے مقام پر پکنک پروگرام منعقد ہوا۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ حاضری 17 رہی۔

15 مئی مجلس مظفر پورہ لاہور کے زیر اہتمام تین حلقہ جات کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ حاضری 25 انصار رہی۔

20 مئی نظامت اعلیٰ ضلع حافظ آباد: کے زیر اہتمام سپورٹس ریلی بمقام پریم کوٹ منعقد ہوئی۔ محترم صدر مجلس، مکرم قائد صاحب تربیت نومبائین اور مکرم معاون صاحب صدر نے شمولیت کی۔ 11 مجالس کے 110 انصار نے حصہ لیا۔

22 مئی مجلس گلزار ہجری کراچی: کے زیر اہتمام دوڑ اور کلائی پکڑنا کے مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں 12 انصار نے حصہ لیا۔

22 مئی مجلس مظفر پورہ لاہور: کے زیر اہتمام شالا مار باغ میں پکنک اور ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا۔ حاضری 30 رہی۔

22 مئی نظامت اعلیٰ ضلع فیصل آباد: کی پکنک باغ جناح میں منعقد ہوئی۔ تیز دوڑ اور کلائی پکڑنے کے مقابلہ جات ہوئے۔ 19 ممبران کے علاوہ شہری مجالس کے 5 زعماء اعلیٰ نے شرکت کی۔

29 مئی مجلس بارہ کبوا سلام آباد: کی پکنک لیک و پورا دل ڈیم منعقد ہوئی۔ حاضری 14 رہی۔

29 مئی نظامت اعلیٰ ضلع مارووال اور زعامت بدو مہلی: کی سالانہ پکنک بمقام ملک پورنہر منعقد ہوئی۔ ضلعی و علاقائی عاملہ اور بدو مہلی کے ممبران نے شمولیت کی اور ترتیب دیئے گئے پروگرام سے لطف اندوز ہوئے۔ حاضری 52 رہی۔

ضروری اعلان

ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت

جو انصار بھائی ابھی تک ماہنامہ انصار اللہ کے خریدار نہیں بنے ہیں ان سے درخواست ہے کہ صرف 300 روپے

بھجوا کر سال بھر کے لئے ماہنامہ انصار اللہ جیسے بلند تربیتی و علمی رسالہ کے خریدار بنیں۔ جزاکم اللہ الحسن الجزاء

چندہ کی ادائیگی

صدر صاحب مجلس انصار اللہ پاکستان کے فیصلہ کے مطابق ”رسالہ ماہنامہ انصار اللہ“ کا چندہ پیشگی ادا کرنا

ضروری ہے۔ براہ کرم اپنے چندہ جات کی شروع سال سے ہی ادائیگی فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ نیز اپنے پتہ جات میں کسی

بھی قسم کی تبدیلی سے فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ الحسن الجزاء

مینجر ماہنامہ انصار اللہ پاکستان



8 اپریل 2016ء تحت ہزارہ ضلع سرگودھا کے عہدیداران
محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ پاکستان اور محترم نائب صدر صاحب صف دوم کے ہمراہ



سالانہ اجتماع ضلع فیصل آباد منعقدہ مورخہ 27 مئی 2016ء عہدیداران مرکزی نمائندگان کے ہمراہ



اجلاس مجلس بھارہ کہو اسلام آباد محترم امیر صاحب ضلع کی صدارت میں منعقدہ مورخہ 2 جولائی 2016ء

Monthly

ANSARULLAH

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Ph: 047-6212982

Fax: 047-6214631

August 2016 (A.D)/Shwaal,Zeqad 1437 (H) / Zahoor 1395 (H.S)

مجلس مقامی ربوہ کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات منعقدہ 12 اپریل 2016ء بمقام ایوان ناصر



اسٹیج پر مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ، محترم ڈاکٹر عبدالحق خالد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ پاکستان موجود ہیں



سالانہ تربیتی پروگرام ورینٹریٹھ کورس عہدیداران مرید کے ضلع شیخوپورہ مورخہ 15 مئی 2016ء